Postal Reg. No. L/P/GDP-1, DEC 2009

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم   نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْم   وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 57

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 29

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

13/رجب 1429 ہجری 17/وفاء 1387 ہش 17/جولائی 2008ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ احباب حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی درازئ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

ہمارے نبی ﷺ اظہار سچائی کے لئے ایک مجدد اعظم تھے جو گم گشتہ سچائی کو دوبارہ دنیا میں لائے۔ ختم نبوت آپ پر نہ صرف زمانہ کی تاخر کی وجہ سے ہوا بلکہ اس وجہ سے بھی کہ تمام کمالات نبوت آپ پر ختم ہو گئے۔ آپ نے تمام دنیا کو ایک تاریکی میں پایا اور پھر آپ کے ظہور سے وہ تاریکی نور سے بدل گئی۔ یہ تمام نبیوں کی متفق علیہ تعلیم ہے کہ مسیح موعود ہزار ہفتم کے سر پر آئے گا۔ یہ امام جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود کہلاتا ہے وہ مجدّد صدی بھی ہے اور مجدّد الف آخر بھی۔

از افاضات سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدئ معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

''غرض یہ تمام بگاڑ کہ ان مذاہب میں پیدا ہو گئے جن میں سے بعض ذکر کے بھی قابل نہیں اور جو وہ انسانی پاکیزگی کے بھی مخالف ہیں یہ تمام علامتیں ضرورت اسلام کے لئے تھیں۔ ایک عقلمند کو اقرار کرنا پڑتا ہے کہ اسلام سے کچھ دن پہلے تمام مذاہب بگڑ چکے تھے اور روحانیت کھو چکے تھے۔ پس ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اظہار سچائی کے لئے ایک مجدد اعظم تھے جو گم گشتہ سچائی کو دوبارہ دنیا میں لائے۔ اس فخر میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی بھی نبی شریک نہیں کہ آپ نے تمام دنیا کو ایک تاریکی میں پایا اور پھر آپ کے ظہور سے وہ تاریکی نور سے بدل گئی۔ جس قوم میں آپ ظاہر ہوئے آپ فوت نہ ہوئے جب تک کہ اس تمام قوم نے شرک کا چولہ اُتار کر توحید کا جامہ نہ پہن لیا اور نہ صرف اس قدر بلکہ وہ لوگ اعلیٰ مراتب ایمان کو پہنچ گئے اور وہ کام صدق اور وفا اور یقین کے اُن سے ظاہر ہوئے کہ جس کی نظیر دنیا کے کسی حصہ میں پائی نہیں جاتی۔ یہ کامیابی اور اس قدر کامیابی کسی نبی کو بجز آنحضرت ﷺ کے نصیب نہیں ہوئی۔ یہی ایک بڑی دلیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ہے کہ آپ ایک ایسے زمانہ میں مبعوث اور تشریف فرما ہوئے جبکہ زمانہ نہایت درجہ کی ظلمت میں پڑا ہوا تھا اور طبعاً ایک عظیم الشان مصلح کا خواستگار تھا۔ اور پھر آپ نے ایسے وقت میں دنیا سے انتقال فرمایا جبکہ لاکھوں انسان شرک اور بت پرستی کو چھوڑ کر توحید اور راہ راست اختیار کر چکے تھے۔ اور درحقیقت یہ کامل اصلاح آپ ہی سے مخصوص تھی کہ آپ نے ایک قوم وحشی سیرت اور بہائم خصلت کو انسانی عادات سکھلائے۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہیں کہ بہائم کو انسان بنایا اور پھر انسانوں سے تعلیم یافتہ انسان بنایا۔ اور پھر تعلیم یافتہ انسانوں سے باخدا انسان بنایا اور روحانیت کی کیفیت اُن میں پھونک دی اور سچے خدا کے ساتھ اُن کا تعلق پیدا کر دیا۔ وہ خدا کی راہ میں بکریوں کی طرح ذبح کئے گئے اور چیونٹیوں کی طرح پیروں میں کچلے گئے مگر ایمان کو ہاتھ سے نہ دیا۔ بلکہ ہر ایک مصیبت میں آگے قدم بڑھایا۔ پس بلاشبہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم روحانیت قائم کرنے کے لحاظ سے آدم ثانی تھے۔ بلکہ حقیقی آدم وہی تھے جن کے ذریعہ اور طفیل سے تمام انسانی فضائل کمال کو پہنچے اور تمام نیک قوتیں اپنے اپنے کام میں لگ گئیں اور کوئی شاخ فطرت انسانی کی بے بار و بر نہ رہی۔ اور ختم نبوت آپ پر نہ صرف زمانہ کی تاخر کی وجہ سے ہوا بلکہ اس وجہ سے بھی کہ تمام کمالات نبوت آپ پر ختم ہو گئے۔ اور چونکہ آپ صفات الٰہیہ کے مظہر اتم تھے اس لئے آپ کی شریعت صفات جلالیہ و جمالیہ دونوں کی حامل تھی۔ اور آپ کے دو نام محمد اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی غرض سے ہیں۔ اور آپ کی نبوت عامہ میں کوئی حصہ بخل کا نہیں بلکہ وہ ابتدا سے تمام دنیا کیلئے ہے۔

اور ایک اور دلیل آپ کے ثبوت نبوت پر یہ ہے کہ تمام نبیوں کی کتابوں سے اور ایسا ہی قرآن شریف سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے آدم سے لے کر اخیر تک دنیا کی عمر سات ہزار برس رکھی ہے اور ہدایت اور گمراہی کے لئے ہزار ہزار سال کے دور مقرر کئے ہیں۔ یعنی ایک وہ دور ہے جس میں ہدایت کا غلبہ ہوتا ہے اور دوسرا وہ دور ہے جس میں ضلالت اور گمراہی کا غلبہ ہوتا ہے۔ اور جیسا کہ میں نے بیان کیا خدا تعالیٰ کی کتابوں میں یہ دونوں دور ہزار ہزار برس پر تقسیم کئے گئے ہیں۔ اول دور ہدایت کے غلبہ کا تھا۔ اس میں بت پرستی کا نام و نشان نہ تھا۔ جب یہ ہزار سال ختم ہوا تب دوسرے دور میں جو ہزار سال کا تھا طرح طرح کی بت پرستیاں دنیا میں شروع ہو گئیں اور شرک کا بازار گرم ہو گیا اور ہر ایک ملک میں بت پرستی نے جگہ لے لی۔ پھر تیسرا دور جو ہزار سال کا تھا اُس میں توحید کی بنیاد ڈالی گئی اور جس قدر خدا نے چاہا دنیا میں توحید پھیل گئی۔ پھر ہزار چہارم کے دور میں ضلالت نمودار ہوئی۔ اور اسی ہزار چہارم میں سخت درجہ پر بنی اسرائیل بگڑ گئے۔ اور عیسائی مذہب تخم ریزی کے ساتھ ہی خشک ہو گیا اور اُس کا پیدا ہونا اور مرنا گویا ایک ہی وقت میں ہوا۔ پھر ہزار پنجم کا دور آیا جو ہدایت کا دور تھا۔ یہ وہ ہزار ہے جس میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر توحید کو دوبارہ دنیا میں قائم کیا۔ پس آپؐ کے منجانب اللہ ہونے پر یہی ایک نہایت زبردست دلیل ہے کہ آپ کا ظہور اس ہزار کے اندر ہوا جو روز ازل سے ہدایت کے لئے مقرر تھا۔ اور یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ خدا تعالیٰ کی تمام کتابوں سے یہی نکلتا ہے اور اسی دلیل سے میرا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا بھی ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ اس تقسیم کی رو سے ہزار ششم ضلالت کا ہزار ہے اور وہ ہزار ہجرت کی تیسری صدی کے بعد شروع ہوتا ہے اور چودھویں صدی کے سر تک ختم ہوتا ہے۔ اس ششم ہزار کے لوگوں کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فیج اعوج رکھا ہے اور ساتواں ہزار ہدایت کا ہے جس میں ہم موجود ہیں۔ چونکہ یہ آخری ہزار ہے اس لئے ضرور تھا کہ امام آخر الزماں اس کے سر پر پیدا ہو۔ اور اس کے بعد کوئی امام نہیں اور نہ کوئی مسیح مگر وہ جو اس کے لئے بطور ظل کے ہو کیونکہ اس ہزار میں اب دنیا کی عمر کا خاتمہ ہے جس پر تمام نبیوں نے شہادت دی ہے۔ اور یہ امام جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود کہلاتا ہے وہ مجدّد صدی بھی ہے اور مجدّد الف آخر بھی۔ اس بات میں نصاریٰ اور یہود کو بھی اختلاف نہیں کہ آدم سے یہ زمانہ ساتواں ہزار ہے۔ اور خدا نے جو سورۂ والعصر کے اعداد سے تاریخ آدم میرے پر ظاہر کی اُس سے بھی یہ زمانہ جس میں ہم ہیں ساتواں ہزار ہی ثابت ہوتا ہے۔ اور نبیوں کا اس پر اتفاق تھا کہ مسیح موعود ساتویں ہزار کے سر پر ظاہر ہوگا اور چھٹے ہزار کے اخیر میں پیدا ہوگا کیونکہ وہ سب سے آخر ہے جیسا کہ آدم سب کے اوّل تھا۔ اور آدم چھٹے دن جمعہ کی اخیر ساعت میں پیدا ہوا اور چونکہ خدا کا ایک دن دنیا کے ہزار سال کے برابر ہے اس مشابہت سے خدا نے مسیح موعود کو ششم ہزار کے اخیر میں پیدا کیا۔ گویا وہ بھی دن کی آخری گھڑی ہے۔ اور چونکہ اوّل اور آخر میں ایک نسبت ہوتی ہے اس لئے مسیح موعود کو خدا نے آدم کے رنگ پر پیدا کیا۔ آدم جوڑا پیدا ہوا تھا اور بروز جمعہ پیدا ہوا تھا۔ اسی طرح یہ عاجز بھی جو مسیح موعود ہے جوڑا پیدا ہوا اور بروز جمعہ پیدا ہوا۔ اور اس طرح پیدائش تھی کہ پہلے ایک لڑکی پیدا ہوئی پھر اس کے عقب میں یہ عاجز پیدا ہوا۔ اس طرح کی پیدائش ختم ولایت کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ غرض یہ تمام نبیوں کی متفق علیہ تعلیم ہے کہ مسیح موعود ہزار ہفتم کے سر پر آئے گا۔ اسی وجہ سے گزشتہ سالوں میں عیسائی صاحبوں میں بہت شور اٹھا تھا اور امریکہ میں اس مضمون پر کئی رسالے شائع ہوئے تھے کہ مسیح موعود نے اسی زمانہ میں ظاہر ہونا تھا کیا وجہ کہ وہ ظاہر نہ ہوا۔ بعض نے ماتمی رنگ میں یہ جواب دیا تھا کہ اب وقت گزر گیا۔ کلیسیا کو ہی اس کے قائم مقام سمجھ لو۔ القصہ میری سچائی پر یہ ایک دلیل ہے کہ میں نبیوں کے مقرر کردہ ہزار میں ظاہر ہوا ہوں۔ اور اگر اور کوئی بھی دلیل نہ ہوتی تو یہی ایک دلیل روشن تھی جو طالب حق کے لئے کافی تھی کیونکہ اگر اس کو رد کر دیا جائے تو خدا تعالیٰ کی تمام کتابیں باطل ہوتی ہیں۔ جن کو الٰہی کتابوں کا علم ہے اور جو ان میں غور کرتے ہیں اُن کے لئے یہ ایک ایسی دلیل ہے جیسا کہ ایک روز روشن۔ اس دلیل کے رد کرنے سے تمام نبوتیں رد ہوتی ہیں۔ اور تمام حساب درہم برہم ہو جاتا ہے اور الٰہی تقسیم کا شیرازہ بگڑ جاتا ہے۔''

(لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 206 تا 209)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

شُرفاء حیدر آباد مغلوب ہوگئے!

(......قسط نمبر ۲......)

گزشتہ گفتگو میں ہم نے عرض کیا تھا کہ حیدر آباد میں صد سالہ خلافت جوبلی کا جلسہ جو ۱۵رجون کو منعقد ہونا تھا باوجود ہائی کورٹ کے فیصلہ کے ملاؤں کے شور وغل اور ووٹوں کی سیاست کی نذر ہو گیا اور اس کے انعقاد سے قبل شر پسند ملاؤں کی طرف سے اس قدر طوفانِ بدتمیزی برپا کیا گیا جو شرافت کی تمام حدود کو پھلانگ گیا اور اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث یاد دلادی جس میں آج کے دور کے علماء کے لئے آپؐ نے آسمان کے نیچے بدترین مخلوق کے الفاظ استعمال فرمائے تھے۔ آپؐ نے فرمایا تھا:

''لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اسلام میں سوائے نام کے کچھ نہ بچے گا اور قرآن میں سوائے ظاہری الفاظ کے کچھ باقی نہیں رہے گا۔ ان کی مسجدیں آباد ہوں گی جبکہ حقیقت میں ہدایت کے اعتبار سے ویران ہوں گی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے جو بھی موجود ہے سب سے بدترین ہونگے اُن سے فتنے نکلیں گے اور ان میں ہی لوٹ جائیں گے۔ (مشکوۃ کتاب العلم الفصل الثالث صفحہ ۳۸)

پھر فرمایا: ''میری اُمت پر ایک گھبراہٹ کا زمانہ آئے گا جس پر لوگ ان کے علماء کے پاس جائیں گے تو کیا دیکھیں گے کہ وہ سؤر و بندر ہیں۔ (کنز العمال صفحہ ۱۹۰)

ہم نے عرض کیا تھا کہ آجکل کے دور کے ملاں حالات کے زیر اثر شرافت و نجابت کو یکسر خیر باد کہہ چکے ہیں لیکن ایک دور وہ تھا کہ اس میں علماء میں اور دیگر شعبہ ہائے زندگی میں شرافت اس حد تک موجود تھی کہ دوسرے کے عقائد سے اختلاف کے باوجود وہ اسے برداشت کرتے تھے۔

حیدر آباد کی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ یہاں پر احمدیت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے ہی آگئی تھی اور اس کے بعد حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الاولؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دور میں حیدر آباد اور اس کے گرد و نواح میں نہایت مخلص اور فدائی جماعتیں پھیل چکی تھیں جو کہ حیدر آباد، سکندر آباد کے علاوہ آندھرا پردیش کے کئی اضلاع میں موجود تھیں۔ اُس دور میں سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ۱۹۳۸ء میں پہلی بار حیدر آباد تشریف لے گئے تھے اور حیدر آباد کے احمدی و غیر احمدی احباب نے اسلامی روایات اور اخلاق کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ کا گرم جوش استقبال کیا تھا۔ چنانچہ ۷ راکتوبر ۱۹۳۸ء کو حضور رضی اللہ عنہ کا ایک لیکچر احمدیہ لیکچر ہال واقع بی بی بازار میں ہوا اس میں احمدیوں کے علاوہ شہر کے غیر احمدی رؤساء، نواب، جاگیردار اور دیگر معززین بصد شوق تشریف لائے تھے اس خطبہ میں حضور نے صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جاں نثاریوں اور قربانیوں کا تذکرہ اس قدر حسین اور دلکش انداز میں فرمایا کہ سامعین عش عش کر اُٹھے۔ حضورؓ نے فرمایا تھا کہ ایسی ہی قربانیاں آج کے اس دور میں ہمیں بھی پیش کرنی چاہئیں۔ اس خطبہ کے آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے تحریک فرمائی تھی کہ احباب جماعت ایک ایک ماہ کے لئے اپنے اوقات وقف کریں اور یہ واقفین ریاست کے مختلف اضلاع میں پہنچیں اور حضور کے خطبہ کی روشنی میں تبلیغ کریں اور سب سے زیادہ زور اتحاد بین المسلمین پر دیں۔ جن غیر احمدی اکابر نے اس خطبہ کو سنا وہ بے ساختہ کہہ اُٹھے کہ ہمیں بڑا مغالطہ تھا احمدیوں کی زبان سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے اور کسی کا گُن گاتی ہی نہیں اور ہم یہ یقین نہیں کر سکتے کہ یہ جماعت اسلام سے ہٹی ہوئی ہے۔

حضور رضی اللہ عنہ کی آمد پر نواب اکبر یار جنگ نے ایک عصرانہ دیا دعوت میں عمائدین سلطنت اور عہدیداران ذی شان و امراء و جاگیرداران و دیگر معززین و وکلائے ہائی کورٹ کی کثیر تعداد مدعو تھی۔ جن میں درج ذیل قابل ذکر اصحاب بھی تھے۔

سر یمین السلطنت مہاراجہ کشن پرشاد بہادر، نواب فخر یار جنگ بہادر صدر المہام فنانس، نواب کاظم یار جنگ بہادر چیف سیکرٹری پیشی اعلیٰ حضرت حضور نظام، نواب رحمت یار جنگ بہادر کمشنر پولیس، نواب صمد یار جنگ بہادر معتمد فوج، نواب عسکر نواز جنگ بہادر معتمد مشیر قانونی سرکار عالی، رائے بہادر بشیشر ناتھ صاحب جج ہائی کورٹ، نواب ناظر یار جنگ بہادر جج ہائی کورٹ، دیوان بہادر کشتما چاری سابق مشیر قانونی، نواب بہادر یار جنگ بہادر صدر مجلس اتحاد المسلمین، نواب دوست محمد خاں صاحب جاگیردار، مولوی سید ابوالحسن صاحب قیصر مددگار صدارت العالیہ، سید سراج الحسن صاحب ترمذی وکیل ہائی کورٹ، مولوی ابوالحسن سید علی صاحب معتمد مجلس اتحاد المسلمین، محمد یامین صاحب زبیری ایڈوکیٹ، اکبر علی صاحب اخبار صحیفہ دکن۔

اس دورہ میں مایہ ناز ادیب مرزا فرحت اللہ بیگ نے بھی حضور کی دعوت کی۔ بیگ صاحب ان دنوں انسپکٹر جنرل عدالت ہائے حکومت نظام کے عہدہ پر مامور تھے۔ بعد میں وہ جج ہائی کورٹ ہو کر پنشن یاب ہوئے۔

اس سفر کے اختتام پر حضور انور نے اہالیان حیدر آباد کے نام ایک پیغام بھی دیا جو نامپلی ریلوے سٹیشن پر سنایا گیا اور جو اگلے روز وہاں کے سارے ہی روزناموں میں شائع ہوا۔ چنانچہ اخبار ''رہبر'' نے ۲۴ راکتوبر کی اشاعت میں وہ پیغام من وعن شائع کیا جو درج ذیل ہے:

حضور نے فرمایا'' میں آج اس بلدہ سے جا رہا ہوں۔ ایک صاحب نے مجھ سے خواہش کی ہے کہ مَیں اس موقعہ پر کوئی پیغام مسلمانانِ حیدر آباد کے نام دوں۔ اس مختصر سے وقت میں مَیں ایک ضروری بات کی طرف تمام احباب کو توجہ دلاتا ہوں۔ ہندوستان میں مسلمانوں کی حالت ایسی ہے جیسے بتیس دانتوں میں زبان ہوتی ہے۔ اس جگہ کی حالت میں نے خود کسی قدر دیکھی ہے اور بہت سے لوگوں کی زبان سے سُنا ہے جس سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ وہ کام جو ہمارے آباؤ اجداد نے اشاعتِ اسلام کے بارہ میں کیا تھا، آج مسلمان اس سے غافل ہیں بلکہ اختلافات کا شکار ہو رہے ہیں۔ آج مسلمان قلت میں ہیں۔ اُن کے پاس اسباب نہایت محدود ہیں۔ اور اُن کا مقابلہ اُن لوگوں سے ہے جو بہت بڑی اکثریت رکھتے ہیں اور جن کی تنظیم نہایت اچھی ہے۔ اگر ان حالات میں بھی مسلمان یکجہتی سے کھڑے نہ ہوئے تو قریب زمانہ میں ان کی تباہی کے آثار نظر آتے ہیں۔ اس لئے اپنی جماعت سے بھی اور دوسرے فرقہ والے دوستوں سے بھی میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ ان حالات میں اتحاد و اتفاق کی قیمت کو سمجھیں اور اختلافات کو اپنی تباہی کا ذریعہ نہ بنائیں۔

مَیں دیکھتا ہوں کہ مسلمان ایسے حالات میں سے گذر رہے ہیں جن میں جانور بھی اکٹھے ہو جاتے ہیں اور لڑائی جھگڑے چھوڑ دیتے ہیں۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ چڑیاں آپس میں لڑتی ہیں لیکن جب کوئی بچہ انہیں پکڑنا چاہتا ہے تو لڑائی چھوڑ کر الگ الگ اُڑ جاتی ہیں۔ اگر چڑیاں خطرہ کی صورت میں اختلاف کو بھول جاتی ہیں تو کیا انسان اشرف المخلوقات ہو کر خطرات کے وقت اپنے تفرقہ و اختلاف کو نظر انداز نہیں کر سکتا؟ مجھے افسوس ہے کہ مسلمانوں میں موجودہ وقت میں یہ احساس بہت کم پایا جاتا ہے۔

اسلام جس کی عظمت کو اس کے دشمن بھی تسلیم کرتے ہیں اور جس کی تعلیم کے ارفع و اعلیٰ ہونے کو مخالف بھی مانتے ہیں اس کی اشاعت و نصرت سے مونہہ پھیر کر ذاتی اختلافات میں وقت ضائع کرنا کوئی دانشمندی نہیں ہے۔ موجودہ خطرات اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ مسلمان باہمی اختلاف کو ایسا رنگ دیں جس سے اسلام کے غلبہ اور اس کی ترقی میں روک پیدا ہو۔ سب مسلمانوں کا فرض ہے کہ پرچمِ اسلام کو بلند رکھنے کے لئے ہر قسم کی قربانی کریں۔ جنوبی ہند میں ہمارے بزرگوں نے اسلام کی شوکت کو قائم کیا۔ اس زمانہ میں ہمارا فرض ہے کہ اس عظمت کو دوبارہ قائم کریں اور اس کے لئے تمام مسلمانوں کی متحدہ کوشش نہایت ضروری ہے۔

پس اس موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے میں تحریک کرتا ہوں کہ ہندوستان کے جنوب میں مرکزِ اسلام کی حفاظت کے لئے جملہ مسلمان مل کر کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو۔''

(الفضل ۱۰رنومبر ۱۹۳۸ء صفحہ ۷)

حضور انور کا یہ پیغام عام طور پر گہری دلچسپی سے پڑھا گیا۔ حیدر آبادی مسلمانوں کی ایک سیاسی انجمن کے روحِ رواں نے یہ خیال ظاہر کیا کہ مسلمانوں کی آج کی مصیبت میں اگر کوئی کام دے سکتے ہیں تو وہ احمدی ہیں جو امامِ جماعت احمدیہ کے تحت پورے منظم اور حالات سے باخبر ہیں۔ اس پیغام کے بعد ریل نے سیٹی دی۔ حضورؓ ''اللہ اکبر'' و ''امیر المومنین زندہ باد'' کے فلک بوس نعروں میں براستہ بلہارشاہ آگرہ کے لئے روانہ ہوئے۔ بعض احباب دُور ایک جنکشن قاضی پیٹھ تک الوداع کہنے کے لئے آئے تھے۔ جہاں حضور نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔'' (تاریخ احمدیت جلد نمبر ۷ صفحہ ۵۷۸-۵۱۷)

تو آج سے ستر سال پہلے کا وہ حیدر آباد تھا جس کی اعلیٰ تہذیب تھی اور جس کا ارفع تمدن تھا جس کی اخلاقی قدریں نہایت اُونچی تھیں اور جو مہمان نوازی اور رواداری کا ایک نمونہ تھا لیکن آج ان بزرگ اسلاف کے بعد ان کی ناخلف نسل نے بجائے اپنے محسنوں کی قدر کرنے کے گالیوں اور توہین سے اپنے اخلاق کا نمونہ پیش کیا۔ گزشتہ دنوں حیدر آباد کے بعض اخبارات میں چھپنے والے مضامین میں اس قدر بازاری زبان استعمال کی گئی ہے اور ایسے ناشائستہ مضامین اور خبریں طبع ہوئی ہیں کہ تہذیب، تمدن اور اخلاق کے اعلیٰ معیار کے حامل حیدر آباد سے یہ اُمید نہیں تھی۔ پس یہی کہنا پڑا ہے کہ شرفائے حیدر آباد جو کبھی اپنے اعلیٰ اخلاق کے اعتبار سے غالب تھے آج گنتی کے چند بدنام زمانہ مولویوں کی حرکتوں کے آگے مغلوب ہو گئے ہیں۔

اس موقعہ پر ہم یہ بھی عرض کرنا چاہیں گے اب حیدر آباد کا وہ خالص ماحول بھی نہیں رہ گیا بعض انتہا پسند اور مجاہد مولوی یوپی اور بہار کے علاقوں سے مذہب کے نام پر اپنی دکانداریاں چمکانے کے لئے چلے آئے ہیں اور ایک عرصہ سے حیدر آباد میں مقیم رہ کر نہ صرف احمدیوں بلکہ دیگر فرقوں کے خلاف بھی زہر آلود زبان اور لٹریچر شائع کرتے رہتے ہیں۔ ایسے میں ان کو احمدیوں کی مخالفت سے اپنی تجارت چمکانے کے اور اچھے مواقع حاصل ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حیدر آباد کو ان انتہا پسند مولویوں کے شر سے بچائے تا کہ حیدر آباد کی تہذیب و تمدن اس کی شائستگی و رواداری کی مثال دنیا میں قائم رہے۔ آئندہ گفتگو میں انشاء اللہ تعالیٰ ان سوالات کے جواب دیئے جائیں گے جو مخالفین احمدیت نے اس موقع پر اُٹھائے ہیں۔ (......باقی......) (منیر احمد خادم)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

خطبہ جمعہ

احمدی خداتعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہر ملک میں جلسے کرتے ہیں اور سال میں ایک دفعہ چند دن کے لئے اس لئے جمع ہوتے ہیں کہ اپنے اندر روحانی تبدیلیاں پیدا کریں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں۔ یہ انقلاب ہے جس کے برپا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دنیا میں بھیجا۔

اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کا سب سے اہم ذریعہ نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ ہے

ہمیشہ یاد رکھیں، ہم جو اس زمانے کے امام کو مان کر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ دوسروں سے بہتر ہیں تو صرف یہ دعویٰ کافی نہیں ہمیں اپنے اندر روحانی انقلاب پیدا کرنا ہوگا۔ وہ نمازیں پڑھنی ہوں گی جو ہر قسم کی برائیوں سے روک رہی ہوں۔ وہ نمازیں پڑھنی ہوں گی جو نیک عمل کرنے کی طرف آگے بڑھانے والی ہوں۔

ہر عہدیدار کے پاس کوئی بھی جماعتی کام ایک امانت ہے اسے ایمانداری سے ادا کرنا ضروری ہے۔

مَیں جماعتی نظام کو بھی کہتا ہوں اور ذیلی تنظیموں انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کو بھی کہ ایسے پروگرام بنائیں جن سے اپنی جماعت کے اور اپنی تنظیم کے ہر ممبر میں اعلیٰ اخلاق پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ نومبائعین کو سنبھالنے کے لئے ساتھ کے ساتھ تمام ذیلی تنظیمیں انہیں اپنے اندر سموتی چلی جائیں۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ خلافت جوبلی جو آپ منا رہے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا وہ انعام ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے جو ایمان میں مضبوط ہوں گے اور نیک اعمال کرنے والے ہوں گے۔ پس بہت فکر سے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کریں۔

نائیجیریا کی جماعت تو خلافت کی برکات کا براہ راست مشاہدہ کر چکی ہے آپ لوگوں کو تو بہت زیادہ اس انعام کی قدر کرنی چاہئے۔ آپ جانتے ہیں کہ جو لوگ خلافت کے انعام سے چمٹے رہے، جنہوں نے اپنے عہد بیعت کو نبھانے کی کوشش کی، اللہ تعالیٰ نے انہیں بے شمار انعامات سے نوازا۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 2 رمئی 2008ء بمطابق 2 رہجرت 1387 ہجری شمسی بمقام ابوجہ (نائیجیریا)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نائیجیریا کا 58واں جلسہ سالانہ میرے اس خطبہ کے ساتھ شروع ہو رہا ہے۔ ہم پر یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس زمانے میں جب دنیا کی اکثریت خداتعالیٰ کو بھول بیٹھی ہے احمدی خداتعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہر ملک میں جلسے کرتے ہیں اور سال میں ایک دفعہ چند دن کے لئے اس لئے جمع ہوتے ہیں کہ اپنے اندر روحانی تبدیلیاں پیدا کریں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں۔ یہ انقلاب ہے جس کے برپا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دنیا میں بھیجا۔ اگر ہم اپنے اندر یہ انقلاب لانے والے نہیں، اگر ہم آج اس مقصد کے لئے جمع نہیں ہوئے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں فرمایا ہے تو پھر اس جلسے کا کوئی فائدہ نہیں۔ آپؑ نے بڑے واضح الفاظ میں فرمایا کہ مجھے کوئی شوق نہیں کہ میلے کا ماحول پیدا کروں اور لوگوں کو جمع کر کے دنیا کو اپنی طاقت بتاؤں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ سوچ اور خیال ایسے ہیں جن سے مجھے کراہت آتی ہے۔ پھر آپؑ نے یہ بھی فرمایا یہاں جلسے پر تقریریں ہوتی ہیں۔ بڑے بڑے مقرر تقریریں کرتے ہیں۔ بڑی علمی باتیں ہوتی ہیں۔ لوگ یہ باتیں سن کر مقررین کی بڑی تعریف کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ان تقریروں اور مقررین کی ان اعلیٰ علمی باتوں کا کیا فائدہ؟ اگر جماعت کے دلوں پر اس کا اثر نہ ہو۔

پس ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے والے ہیں، اس لئے آج یہاں جمع ہیں کہ جو باتیں ہم سنیں انہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ اپنی زندگیوں کو اس معیار پر لانے کی کوشش کریں جس معیار پر آنے کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے توقع رکھتے ہیں اور وہ معیار ہم حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہم پر نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کا فضل حاصل کرنے کے لئے بھی ایک مجاہدے کی ضرورت ہے، ایک کوشش کی ضرورت ہے۔ ایسی کوشش کہ جب اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل فرماتے ہوئے اپنے بندے کی طرف دوڑ کر آتا ہے۔ اپنے بندے کی کوشش کو قبول فرماتا ہے۔ اسے اپنے فضل سے نوازتا ہے۔ اس سے ایسے کام کرواتا ہے جو اس کی رضا کے کام ہوں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت:70) یعنی وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں ہم ضرور ان کو اپنے راستے کی طرف آنے کی توفیق بخشیں گے۔

اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ''اپنے نفس کی تبدیلی کے واسطے سعی کرو۔ نماز میں دعائیں مانگو۔ صدقات، خیرات سے اور دوسرے ہر طرح کے حیلے سے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا میں شامل ہو جاؤ۔ جس طرح بیمار طبیب کے پاس جاتا، دوائی کھاتا، مسہل لیتا، خون نکلواتا، ٹکور کرواتا ہے اور شفا حاصل کرنے کے واسطے ہر طرح کی تدبیر کرتا ہے۔ اسی طرح اپنی روحانی بیماریوں کو دور کرنے کے واسطے ہر طرح کی کوشش کرو۔ صرف زبان سے نہیں بلکہ مجاہدہ کے جس قدر طریق خداتعالیٰ نے فرمائے ہیں، وہ سب بجا لاؤ''۔ (بدر جلد1 نمبر 34 مورخہ 8 نومبر 1905 صفحہ 3-4)

پس یہ کام ہے جو بیعت کرنے کے بعد ایک احمدی مسلمان کو کرتے رہنے کی ضرورت ہے۔ یہ جلسہ بھی ان طریقوں میں سے، ان ذریعوں میں سے جو خداتعالیٰ کا قرب دلانے والے اور پاک تبدیلی پیدا کرنے والے ذریعے ہیں، ایک ذریعہ ہے۔

ہمارا آج یہاں جمع ہونا اور بڑی تعداد میں جمع ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ ہم یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آنے کے بعد مجاہدہ کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ پس ان تین دنوں میں اس مقصد کے حصول کے لئے ہر احمدی خاص طور پر کوشش کرے تبھی یہاں جمع ہونے کے مقصد کو پورا کر سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کا سب سے اہم ذریعہ نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب فرمایا کہ اپنے نفس کی تبدیلی کے لئے کوشش کرو تو سب

سے پہلے نماز کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ''نماز میں دعائیں مانگو''۔ کیونکہ جب انسان خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیک خواہشات کو قبول فرماتے ہوئے اس میں پاک تبدیلیاں پیدا فرماتا ہے۔ لغو اور غلط کاموں سے انسان بچتا ہے۔ نیکیوں کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ اس بارے میں خود اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ (العنکبوت:46) یعنی نماز سب بُری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے کہ نماز بری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔ لیکن کسی کے دل میں یہ خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ ہم اپنے ماحول میں دیکھتے ہیں کہ بظاہر بڑے نماز پڑھنے والے لوگ، ایسے لوگ جو حج بھی کر آتے ہیں، ان کے جب دوسرے اعمال دیکھو، ان کے جب دوسرے اخلاق دیکھو تو بعض دفعہ ایک لامذہب ان سے زیادہ اخلاق والا نظر آتا ہے۔ یہاں بظاہر یہ نظر آتا ہے کہ نماز نے تو بظاہر کوئی نیکی پیدا نہیں کی پھر نمازیں پڑھنے کا کیا فائدہ؟ تو یہاں یہ سمجھنا چاہئے کہ نماز کا قصور نہیں بلکہ ان نمازیوں کا قصور ہے جو نماز کو اس کی شرائط کے ساتھ ادا نہیں کرتے۔ اس لئے جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نماز برائیوں سے روکتی ہے تو اس سے پہلے فرمایا کہ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ کہ نماز کو اس کی تمام شرائط کے ساتھ ادا کرو۔ جب نمازیں اپنی شرائط کے ساتھ ادا کی جائیں گی تو پھر بے حیائیوں اور بری باتوں سے روکیں گی۔ نماز کی بہت سی شرائط ہیں۔ وضو کرنا، پاک صاف ہونا، مردوں کے لئے مسجد میں آکر نماز پڑھنا، خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے ہونا۔ آنحضرت ﷺ نے اس بارہ میں ایک انتہائی اہم بات کی طرف توجہ دلائی اور وہ یہ کہ جب تم نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو تو یہ خیال ہو کہ تم خدا کو دیکھ رہے ہو یا کم از کم اتنا ہو کہ یہ خیال رہے کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے۔ وہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے جو میرے دل اور دماغ کے اندرونے حصے تک، گہرائی تک واقف ہے۔ کوئی خیال میرے دل میں نہیں آتا لیکن میرا خدا اس سے پہلے اس خیال کا علم رکھتا ہے۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے جس کو کبھی دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ اس خدا کو پتہ ہے کہ کون سی نماز خالص ہو کر خدا تعالیٰ کی خاطر اور اپنے نفسوں کو پاک کرنے کے لئے پڑھی جا رہی ہے اور کون سی نماز صرف دکھاوے کی خاطر پڑھی جا رہی ہے۔ پس جو نمازیں خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی خاطر پڑھی جائیں وہی مقبول نمازیں ہیں۔ وہی ایسی نمازیں ہیں جو دلوں کی صفائی کرتی ہیں۔ وہی ایسی نمازیں ہیں جو بے حیائیوں سے روکتی ہیں۔ پس احمدی جب نماز پڑھے تو ایسی نماز کی تلاش کرے۔ ورنہ بظاہر چاہے جتنا بڑا کوئی نیک آدمی نظر آتا ہو اگر اس کا ہر عمل خدا تعالیٰ کے خوف کو لئے ہوئے نہیں تو اس کی نمازیں بھی خدا تعالیٰ قبول نہیں فرماتا۔ بلکہ اس کے ظاہری عمل اور قول اور اس کے دل کی اندرونی حالت میں اختلاف کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ایسی نمازیں پڑھنے والوں کی نمازیں بجائے اصلاح کے ان کے لئے ہلاکت کا ذریعہ بنا دیتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ (الماعون:5) پس ان نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے۔ کون سے نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے؟ فرمایا اَلَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ (الماعون:5) جو اپنی نمازوں سے غافل ہوتے ہیں۔ بظاہر تو نمازیں پڑھ رہے ہوتے ہیں لیکن دل دنیاداری میں لگے ہوتے ہیں۔ بظاہر تو حج بھی کئے ہوتے ہیں لیکن یہ نمازیں اور حج ان میں پاک تبدیلیاں پیدا نہیں کرتے۔ وہ اپنی عملی زندگی میں بھول جاتے ہیں کہ خدا انہیں صرف نمازوں ہی میں نہیں دیکھ رہا بلکہ عام زندگی میں بھی خدا تعالیٰ انسان کی زندگی کے ہر قول اور فعل کا علم رکھنے والا ہے۔ پس نمازوں کی مقبولیت کے لئے اپنے ہر فعل کو درست کرنا ضروری ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تمہارے دل کی اندرونی حالت اور تمہارے عمل ایک جیسے نہیں تو ان لوگوں میں شامل ہو گے، ان کے زمرے میں آؤ گے جو اَلَّذِیْنَ ھُمْ یُرَآءُوْنَ (الماعون: 6) یعنی وہ جو صرف دکھاوے سے کام لیتے ہیں اور دکھاوے سے کام لینے والوں کی نمازیں جن کے دل حقیقت سے غافل ہوں ان کی نمازیں برائیوں سے روکنے کی بجائے ان کے لئے ہلاکت کا سامان بن جاتی ہیں۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں ہم جو اس زمانے کے امام کو مان کر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ دوسروں سے بہتر ہیں تو صرف یہ دعویٰ کافی نہیں۔ ہمیں اپنے اندر روحانی انقلاب پیدا کرنا ہو گا۔ وہ نمازیں پڑھنی ہوں گی جو ہر قسم کی برائیوں سے روک رہی ہوں۔ وہ نمازیں پڑھنی ہوں گی جو نیک عمل کرنے کی طرف آگے بڑھانے والی ہوں۔ اگر ہمارا نمازیں پڑھنا ہماری زندگیوں میں انقلاب نہیں لا رہا تو بڑے فکر کی ضرورت ہے۔

پس ایک احمدی مسلمان مومن کا فرض ہے کہ سب سے پہلے اپنی نمازوں کی حفاظت کریں۔ اپنی نمازوں کو اپنے اندر دوسری اخلاقی تبدیلیوں کا پیمانہ بنائیں۔ یا اپنے اعلیٰ اخلاق کو اپنی نمازوں کی قبولیت کا پیمانہ سمجھیں۔ اگر ہمارے اخلاق اعلیٰ نہیں ہو رہے، اگر ہم اس زمانے کی بُرائیوں سے بچنے کی کوشش نہیں کر رہے تو ہم مجاہدہ نہیں کر رہے، ہم اپنی نمازوں کی حفاظت نہیں کر رہے۔ پس ہر احمدی کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ پاک تبدیلی پیدا کرنے کے لئے جو مجاہدہ کرنا ہے اس میں سب سے پہلے خالص ہو کر خدا تعالیٰ کی عبادت اور نمازوں کی ادائیگی ہے۔ دعاؤں اور ذکر الٰہی کی طرف توجہ ہے۔ پھر اپنی توفیق کے مطابق صدقہ وخیرات کرنا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ صدقہ وخیرات بھی بلاؤں کو دور کرتا ہے۔ آج اس زمانے میں دنیاداری، اخلاقی گراوٹ، ایک دوسرے کے حقوق کا خیال نہ رکھنا اللہ تعالیٰ کی حقیقی عبادت سے غافل رہنا ان سے بڑی اور کون سی بلا ہو گی جو ہماری زندگیوں کو تباہ کر رہی ہے۔ پس جس کو جتنی توفیق ہے صدقہ وخیرات کرے اور دکھاوے کے لئے نہ کرے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرے۔ جو کام اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کیا جائے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت کا درجہ پانے والا ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نیتوں کے مطابق انسان سے سلوک کرتا ہے اور جو عمل نیک نیت سے ہو وہ یقیناً پاک تبدیلیوں میں بڑھاتا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ نفس کی تبدیلی کے لئے ہر قسم کے جتنے اور کوشش کی ضرورت ہے۔ ان تمام قسم کے اخلاق کو اپنانے کی ضرورت ہے جن کا ذکر فرمایا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپس میں ایک دوسرے سے نرمی اور حسن اخلاق سے بات کرو اور حسن اخلاق کا سلوک کرو۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنی امانتوں کی حفاظت کرو۔ ہر عہدیدار کے پاس کوئی بھی جماعتی کام ایک امانت ہے اسے ایمانداری سے ادا کرنا ضروری ہے۔ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور جو اللہ تعالیٰ کی پسند سے باہر نکل جائے نہ اس کا دین رہتا ہے اور نہ اس کی دنیا رہتی ہے۔ بعض دفعہ انسان عارضی نفسانی خواہشات کی خاطر امانت کا حق ادا نہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آسکتا ہے جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا اللہ تعالیٰ ہمارے ہر عمل کو دیکھ رہا ہے انسانوں کو دھوکہ دیا جا سکتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ پس ہمیشہ ایک احمدی کو اپنی امانت کا حق ادا کرنے کے بھی اعلیٰ معیار قائم کرنے چاہئیں۔

پھر عہد کو پورا کرنا ہے۔ ہر احمدی کا ایک عہد ہے اس نے نئے سرے سے یہ عہد کیا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کر کے اپنی عبادتوں کا بھی حق ادا کرے گا اور دوسرے تمام احکامات جو خدا تعالیٰ نے دیئے ہیں ان پر بھی عمل کرے گا۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جو عمل خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہم کرتے ہیں عبادت بن جاتا ہے۔ پس کسی حکم کو بھی چھوٹا نہیں سمجھنا چاہئے۔

پھر ایک اعلیٰ خُلق اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بتایا کہ سچائی پر قائم ہو جاؤ۔ ایسی سچائی ہو، ایسی بات کرو جو قول سدید ہو، ایسی بات ہو جس میں کوئی پیچ نہ ہو۔ یہ نہ ہو کہ ایسی بات کرو جو واضح نہ ہو۔ صاف ستھری بات کرو۔ ایسی بات نہ ہو جس کی تاویلیں کرنی پڑیں۔

پھر فرمایا ایک حکم یہ ہے کہ حسد کرنے سے بچو۔ کیونکہ حسد بھی ایک انسان کو اندر ہی اندر جلا دیتی ہے۔ پھر حسد کی وجہ سے وہ دوسرے کو نقصان پہنچانے کی کوشش بھی کرتا ہے۔ ایک مومن کا یہ شیوہ نہیں کہ وہ حسد کرے۔ خود بھی حسد سے بچو اور حسد سے بچنے کی دعا بھی کرو۔ فی زمانہ ہمارے کتنے ہی حاسد ہیں جو جماعتی ترقی کو دیکھ نہیں سکتے، بظاہر اوپر سے میٹھے ہیں لیکن اندر سے نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر ہم آپس میں ہی ایک نہیں ہوں گے اور بعض معاملات میں ایک دوسرے سے حسد کرتے رہیں گے تو جو ہم سے حسد کرنے والے ہیں ان کے شر سے کس طرح بچیں گے؟ پس آپس میں پیار اور محبت کا بہترین نمونہ دکھائیں۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ایک حکم ہے کہ لغویات سے بچو۔ کیونکہ اس زمانے میں بھی بہت سی ایسی لغویات ہیں جو شیطان کی گود میں پھینک دیتی ہیں۔ بہر حال یہ ایک لمبی فہرست ہے اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں بتائی ہے۔ میں جماعتی نظام کو بھی کہتا ہوں اور ذیلی تنظیموں انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کو بھی کہ ایسے پروگرام بنائیں جن سے اعلیٰ اخلاق اپنی جماعت کے، اپنی تنظیم کے ہر ممبر میں پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ پرانے احمدیوں کے بھی اخلاق کے معیار بلند کریں اور نومبائعین کے اندر بھی اخلاق پیدا کریں۔ نومبائعین کو سنبھالنے کے لئے ساتھ کے ساتھ تمام ذیلی تنظیمیں انہیں اپنے اندر سموتی چلی جائیں۔

آئندہ انشاء اللہ دو تقریروں میں کچھ بنیادی اخلاق پر مزید روشنی ڈالوں گا کیونکہ اب تو وقت کافی زیادہ ہو گیا ہے۔ آپ جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں ان باتوں کو غور سے سنیں اور سمجھیں اور عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ خلافت جوبلی جو آپ منا رہے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا وہ انعام ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے جو ایمان میں مضبوط ہوں گے اور نیک اعمال کرنے والے ہوں گے۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے اپنی عبادتوں کے بھی اعلیٰ معیار قائم کرنے ہیں اور اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خلافت کے وعدے کو ان لوگوں کے لئے مخصوص فرمایا ہے جو نیک اعمال کے ساتھ عبادت کرنے والے ہوں گے۔ پس بہت فکر سے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کریں۔

نائیجیریا کی جماعت تو خلافت کی برکات کا براہ راست مشاہدہ کر چکی ہے۔ آپ لوگوں کو تو بہت زیادہ اس انعام کی قدر کرنی چاہئے۔ آپ جانتے ہیں کہ جو لوگ یہاں مساجد سمیت خلافت سے علیحدہ ہو گئے تھے آج ان کی کیا حیثیت ہے؟ کچھ بھی نہیں۔ لیکن جو لوگ خلافت کے انعام سے چمٹے رہے، جنہوں نے اپنے عہد بیعت کو نبھانے کی کوشش کی، اللہ تعالیٰ نے انہیں بے شمار انعامات سے نوازا۔ آج ہر شہر میں آپ جماعت کی ترقی کے نظارے دیکھتے ہیں۔ آج آپ کی یہاں ہزاروں میں موجودگی اس بات کا ثبوت ہے کہ خلافت کے ساتھ ہی برکت ہے۔ پس ہمیشہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور اس انعام سے فیضیاب ہوتے رہیں۔

❀❀❀❀❀❀

وقفِ عارضی کی طرف توجہ دیں اس سے تربیت کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

جماعت احمدیہ میں پہلی بیعت خلافت

..........تاریخ کے آئینہ میں......

(از سید فہیم احمد مبلغ سلسلہ سکّم-گینٹوک)

اس سے کسی کو انکار نہیں کہ حضرتِ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات ایک عالَم کی موت تھی۔ ایسے وقت میں اس کشتی نوح کو ایک ناخدا کی ضرورت تھی۔ جو اُسے بھنور سے نکال کر ساحل عافیت سے ہمکنار کر سکتا اس یتیم جماعت کو ایسے روحانی باپ کی شدّت سے ضرورت تھی۔ جو اس جماعت کی دلجوئی کر سکے اور رہنمائی کر سکے۔

۲۷ رمئی کا دن جماعت احمدیہ کے لئے اہم سوال بن کر آیا تھا اور سب سے اہم مسئلہ جو درپیش تھا، وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد آپ کے نائب اور جانشین کے انتخاب کا معاملہ تھا۔ رسالہ الوصیّت کی روشنی میں پوری جماعت کی توجہ محض خدائی تصرّف کے تحت ابتداء سے ہی ایک ایسے وجود کی طرف اُٹھ چکی تھی۔ جس نے اپنے دینوی کاروبار اور شاہی نوکری کو ٹھوکر مار کر ہمیشہ کے لئے اپنے آقا کی غلامی و شاگردی کا عہد کر رکھا تھا۔ یہ وجود حاجی الحرمین حضرت مولانا حکیم نور الدین بھیروی رَضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا۔ بلکہ تاریخ احمدیت اس بات پر شاہد ناطق ہے کہ نظام قدرت ثانیہ کے معاندین (جن کی مخالفت قدرت ثانیہ کے دورِ ثانی میں کھل کر سامنے آئی) کو بھی پہلے ہی سے حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحبؓ کی خلافت کا اقرار تھا اور عملی طور پر چھ سال تک بیعت میں رہ کر انہوں نے ثابت کر دکھایا کہ واقعی حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب بھیرویؓ کی قیادت برحق تھی۔

یہ حقیقت ہے کہ خواجہ کمال الدین صاحب نے آج سے سو سال قبل ۲۷ رمئی ۱۹۰۸ء کو حضرت اقدس علیہ السلام کے جسدِ خاکی کے قادیان پہنچتے ہی باغ میں بیعت خلافت کے لئے جناب محمد علی صاحب کو تحریک کی تھی اور ذکر کیا کہ

''یہ تجویز ہوئی ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے جانشین حضرت مولوی نورالدین ہوں''

اس پر مولوی محمد علی صاحب نے کہا:

''بالکل ٹھیک ہے'' مزید کہا کہ:

''مولوی صاحب (مولوی نورالدین صاحب ناقل) ہی مناسب اور ہر طرح سے اس بات کے اہل ہیں''

پھر خواجہ کمال الدین صاحب نے کہا کہ:

''یہ تجویز بھی ہوئی ہے کہ سب احمدی اُن کے ہاتھ پر بیعت کریں''

اس پر مولوی محمد علی صاحب چونکتے ہوئے اور کہا: ''اس کی کیا ضرورت ہے۔ جو لوگ نئے سلسلہ میں داخل ہوں گے انہیں بیعت کی ضرورت ہے اور یہی الوصیت کا منشاء ہے۔''

خواجہ صاحب نے کہا کہ: ''چونکہ وقت بڑا نازک ہے۔ ایسا نہ ہو کہ جماعت میں تفرقہ پیدا ہو جائے۔ احمدیوں کے حضرت مولوی صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر لینے میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔'' (بحوالہ اختلاف صفحہ ۲۹ مصنف مولوی محمد علی صاحب)

تب مولوی محمد علی صاحب بھی بیعت کے لئے رضامند ہو گئے۔

آیئے! حقیقت پر مبنی احمدیت کے اس پہلے تاریخی اجماع کا مزید جائزہ لیں کہ یہ بیعت کیسے، کہاں اور کس کس نے کی۔

جناب خواجہ کمال الدین صاحب جو اُس وقت اس اہم مسئلہ کو سلجھانے میں پیش پیش تھے۔ مولوی محمد علی صاحب کو قائل کر لینے کے بعد اُن کے ہمراہ صدر انجمن احمدیہ کے دیگر اکابرین مثلاً شیخ رحمت اللہ صاحب، ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب، ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کو ساتھ لے کر نواب محمد علی خان صاحب کے پرانے مکان جہاں ایک زمانہ میں لائبریری اور حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کا آفس بھی ہوا کرتا تھا پہنچے۔ مگر خواجہ صاحب نے مکرم شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ کے ذریعہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی کو بُلا بھیجا اور پوچھا کہ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکفین و تدفین سے قبل صحابہؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لی تھی اسی طرح ہم حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لیں۔ مکرم مولوی محمد احسن صاحب نے اس کی پوری پوری تصدیق کی۔ نیز مشورہ دیا کہ حضرت میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب سے بھی مشورہ کر لیا جائے۔ چنانچہ حضرت صاحبزادہ صاحب بلائے گئے۔ آپ نے بھی اتفاق رائے کرتے ہوئے کہا کہ:

''حضرت مولوی صاحب سے بڑھ کر کوئی نہیں۔ اور خلیفہ ضرور ہونا چاہئے اور حضرت مولوی صاحب ہی خلیفہ ہونے چاہئیں۔ (اصحاب احمد جلد دوم مولفہ ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قادیان)

تاریخ احمدیت سے یہ بات بھی عیاں ہے کہ جناب خواجہ کمال الدین صاحب جماعت کی طرف سے نمائندہ کی حیثیت سے حضرت اماں جان (نوراللہ مرقدہا) کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت اماں جان نے بھی یہی فرمایا کہ: ''حضرت مولوی صاحب سے بڑھ کر کون اس قابل ہو سکتا ہے کہ حضرت اقدسؑ کا جانشین ہو۔ (اخبار بدر ۲ رجون ۱۹۰۸ء)

قدرت ثانیہ کے مظہر اوّل کی خدمت میں اب ہر طرف سے تسلی کر لینے کے بعد جناب خواجہ صاحب دیگر ساتھیوں کے ہمراہ حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کی خدمت میں گول کمرہ میں حاضر ہوئے اور مناسب رنگ میں بیعت خلافت کے لئے عرضداشت کی۔ حضرت مولوی صاحب نے کچھ تامّل کے بعد فرمایا:

''میں دُعا کے بعد جواب دوں گا۔''

چنانچہ آپ نے پانی منگوایا۔ وضوء کیا۔ اور حضرت نواب محمد علی صاحب کے مکان میں ہی غربی جانب دالان میں نفل نماز ادا کی اور سجدہ میں گر گر کر خوب روئے۔ جبکہ اس دوران وفد باہر صحن میں انتظار کرتا رہا۔ نماز سے فراغت کے بعد حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ: ''چلو وہیں چلتے ہیں جہاں ہمارے آقا کا جسد اطہر ہے اور جہاں ہمارے بھائی انتظار میں ہیں۔''

چنانچہ حضرت مولوی صاحب تمام حاضرین سمیت باغ میں تشریف لے گئے۔ جہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعش مبارک رکھی ہوئی تھی۔ (بحوالہ الفضل ۲۳ رفروری ۱۹۵۵ء)

اس جگہ جماعت کے دیگر افراد اردگرد جمع تھے جہاں حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے کھڑے ہو کر تمام جماعت کی طرف سے ایک تحریر پڑھی۔ جس میں مولانا نورالدین صاحب کی خدمت میں بیعت کی درخواست تھی اور اس تحریر پر سبھی اکابر کے دستخط ثبت تھے۔ (بدر ۲ رجون ۱۹۰۸ء)

قدرت ثانیہ کے مظہر اوّل کی پہلی تقریر:

احباب جماعت کی درخواست سننے کے بعد حضرت مولانا نورالدین صاحب نے قرآنی آیات

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ...... کی تلاوت فرمائی اور ایک لمبی تقریر فرمائی۔ جس میں خلافت کی برکات، اہمیت اور ضرورت بیان کرتے ہوئے بے شمار مثالوں سے واضح کیا کہ: ''ساری خوبیاں وحدت میں ہیں اور وحدت خلافت سے ہی وابستہ ہے۔''

پھر آپؓ نے یہ فرمایا کہ:

''میری پہلی زندگی پر غور کر لو۔ میں نے کبھی بھی امام بننے کی خواہش کا اظہار نہیں کیا۔ میں اپنی حالت سے خوب واقف ہوں اور میرا رب مجھ سے بھی زیادہ واقف ہے۔ میں دنیا میں ظاہرداری کا خواہشمند نہیں۔ میں ہرگز ایسی باتوں کا خواہشمند نہیں۔ اگر خواہش ہے تو صرف یہ کہ میرا مولیٰ مجھ سے راضی ہو جائے......

بیعت کی حقیقت: آپؓ نے مزید فرمایا کہ: اگر تم میری بیعت ہی کرنا چاہتے ہو تو سُن لو کہ بیعت بِک جانے کا نام ہے....بیعت کرنا ایک مشکل امر ہے۔ ایک شخص دوسرے کے لئے اپنی تمام حریّت اور بلند پروازیوں کو چھوڑ دیتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کا نام عبد رکھا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جناب ابوبکرؓ کے زمانہ میں عرب میں ایسی بلا پھیلی تھی کہ سوائے مکّہ اور مدینہ کے سخت شور اُٹھا۔ مکّہ والے بھی فرنٹ ہونے لگے۔ مگر وہ بڑی پاک روح تھی۔ جس نے اُنہیں کہا اسلام لانے میں تم سب سے پیچھے ہو۔ مرتد ہونے میں کیوں پہلے بنتے ہو....

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں: میرے باپ کے اوپر جو پہاڑ گرا ہے وہ کسی اور پر گرتا تو چکنا چور ہو جاتا۔ پھر بیس ہزار کی جماعت مدینہ میں موجود تھی۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم دے چکے تھے کہ ایک لشکر روانہ کرنا ہے۔ پس اُس کو بھیج دیا اور اپنی قوم کا یہ حال تھا مگر خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھلایا۔

حضور فرماتے ہیں: اس وقت بھی اس قسم کا واقعہ پیش آیا ہے میں چاہتا ہوں کہ دفن (حضرت اقدسؑ کے) ہونے سے تمہارا کلمہ ایک ہو جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکرؓ کے زمانہ میں صحابہ کرام کو بہت مساعی جمیلہ کرنی پڑیں۔

پھر فرمایا: اب تمہاری طبیعتوں کے رخ خواہ کسی طرف ہوں تمہیں میرے احکام کی تعمیل کرنی ہوگی۔ اگر یہ بات تمہیں منظور ہو تو طوعاً و کرہاً اس بوجھ کو اُٹھاتا ہوں۔ بیعت کی دس شرائط بدستور قائم ہیں۔ ان میں خصوصیت سے میں قرآن مجید کے سیکھنے اور زکوٰۃ کا انتظام کرنے واعظین بہم پہنچانے اور اُن امور کو جو وقتاً فوقتاً اللہ میرے دل میں ڈالے شامل کرتا ہوں۔ پھر تعلیم دینیات، دینی مدرسہ کی تعلیم میری مرضی اور منشاء کے مطابق کرنا ہوگی۔ اور مَیں اس بوجھ کو صرف اللہ کے لئے اُٹھاتا ہوں۔ جس نے فرمایا: وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ۔

یاد رکھو ساری خوبیاں وحدت میں ہیں جس کا کوئی رئیس نہیں وہ مر چکی۔ (الحکم ۶ رجون ۱۹۰۸ء)

آخر میں دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس عظیم نعمت کے قدر دان ہوں اور تادم مرگ خلافت سے وابستہ رہنے اور اپنی اولاد کو بھی وابستہ رکھنے والے ثابت ہوں۔ اگر آج ہم نے اس الٰہی نظام کے تقاضوں کو کماحقہٗ پورا نہ کیا اور امام وقت کی آواز پر کان نہ دھرا اور اُس کی قدردانی نہ کی تو ہماری یہ بدبختی ہوگی کیونکہ یہی وہ جماعت ہے جس کا نام نہ صرف کرہ ارض کے کناروں تک پہنچ چکا ہے بلکہ آسمان کے رجسٹروں میں بھی اس کا نام عزّت کے ساتھ لکھا جا چکا ہے اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ پیشگوئی کے مطابق مانا علیہ و اصحابی کا مصداق ہے اور یہ سب کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعاؤں اور برکات کے طفیل ہے۔

☆☆☆☆☆

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز

الیس اللّٰہ بکاف عبدہٗ

کاشف جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

فون 047-6213649

گولبازار ربوہ

047-6215747

پردہ اور سنسکرت ادب

(شیخ مجاہد احمد شاستری اُستاذ جامعہ احمدیہ قادیان)

اسلام دین فطرت ہے اس نے انسانی معاشرہ اور فطرت کی ساری باتوں کو قیامت تک کے لئے وضاحت کے ساتھ بیان فرما دیا ہے۔ حسین معاشرہ کے قیام اور تقوٰی کے اعلیٰ مدارج کے حصول کے لئے اسلام نے بہت سی اعلیٰ تعلیمات دی ہیں۔ انہی تعلیمات میں پردہ کی تعلیم بھی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پردہ کے متعلق بیان فرماتے ہیں:

''آج کل پردہ پر حملے کئے جاتے ہیں لیکن یہ لوگ نہیں جانتے کہ اسلامی پردہ سے مراد زندان نہیں بلکہ ایک قسم کی روک ہے کہ غیر مرد اور عورت ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکیں۔ جب پردہ ہوگا ٹھوکر سے بچیں گے...... اسلامی تعلیمی کیسی پاکیزہ تعلیم ہے کہ جس نے مرد وعورت کو الگ الگ رکھ کر ٹھوکر سے بچایا اور انسان کی زندگی حرام اور تلخ نہیں کی جس کے باعث یورپ نے آئے دن کی خانہ جنگیاں اور خودکشیاں دیکھیں۔ بعض شریف عورتوں کا طوائفانہ زندگی بسر کرنا ایک عملی نتیجہ اس اجازت کا ہے جو غیر عورت کو دیکھنے کے لئے دی گئی۔'' (انفاخِ قدسیہ صفحہ ۲۶ طبع دوم ۲۰۰۷ء)

اسلامی پردہ کی غرض وغایت وفوائد مندرجہ بالا اقتباس سے ظاہر ہیں۔ اس کے بالمقابل آج بہت سے ہندو عالم اور عوام الناس پردہ کی مخالفت کرتے ہیں اور برقعہ کی مخالفت کرتے ہیں۔

سنسکرت ادب میں بھاس نام کا ایک ناول نگار مشہور ہے۔ اس کے ۱۳ ناٹک مشہور ہیں جو ۱۹۰۹ء میں ''گن پتی شاستری'' کو کیرالہ میں ملے تھے۔ یہ ناٹک قبل مسیح چوتھی پانچویں صدی کے ہیں۔ بھاس کا نام سنسکرت کے سب سے مشہور شاعر'' کالیداس'' نے بھی بہت عزت واحترام سے لیا ہے۔ واضح رہے وہ کالیداس سے بہت پہلے ہوا اسی وجہ سے علماء اُسے قبل مسیح کا مانتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ بھاس کا ایک شلوک کوٹلیہ (۳۰۰ قبل مسیح) نے اپنی مشہور کتاب ''ارتھ شاستر'' میں نقل کیا ہے۔ ان سب امور کے مدّ نظر علماء نے بھاس کا وقت قبل مسیح چوتھی پانچویں صدی مقرر کیا ہے۔ بھاس کے ناٹکوں کا خصوصی مطالعہ کرنے والے سنسکرت کے مشہور عالم پنڈت بلدیو اُپادھیائے نے اپنی کتاب ''مہاکوی بھاس: ایک مطالعہ'' (۱۹۶۴ء) میں لکھا ہے کہ: (ترجمہ۔ناقل): ''بھاس کے ناٹکوں سے عورتوں کی مختلف حالتوں کا پتہ چلتا ہے۔ شادی کے بعد اُن کی زندگی محدود ہو جاتی تھی۔ پردہ کی رسم کی موجودگی بھی دکھائی پڑتی ہے....شاہی محلوں کی عورتیں پردہ کے رواج کی پیروی کرتی تھیں۔ (صفحہ ۱۵۹)

بھاس کے بعد سنسکرت کے مشہور شاعر'' کالیداس'' نے اپنے شہرہ عالم ناٹک ''ابھی گیان شاکُنتَلَمْ'' ہیں، جسے'' شاکنلتا'' بھی کہا جاتا ہے، پردہ کا ذکر کیا ہے۔ جو دورشی کے لڑکے شاکنتلا کو لیکر'' دُشیَنت'' کے دربار میں لے کر جاتے ہیں، تب راجا اُن سے پوچھتا ہے:

تلفظ: کِےْ ایَمْ اَوْ گُنْٹھ وَتِیْ''

ترجمہ: یہ گھونگھٹ والی کون ہے۔

اِسی جملہ کی تشریح کرتے ہوئے ابھی گیان شَاکُنتَلَمْ ناٹک کے سنسکرت مفسّر ''نَوَ کِشُور شاستری'' لکھتے ہیں:

ترجمہ:''اَوْ گُنٹھن وَتِی'' کا مطلب ہے۔ سر ڈھکا ہوا ہے۔'' شبد ابدھی ''نام کی لغت میں کہا گیا ہے۔ عورت کے سر ڈھکنے کے فعل کو ''اَوْ گُنتھن ''یا'' او گُنٹھیکا'' کہتے ہیں۔ اس سے او گُنٹھن فعل (پردہ کی رسم) انتہائی پرانی ثابت ہوتی ہے۔ انگرا سمرتی میں بھی کہا گیا ہے کہ بہو سسر کے سامنے سر ڈھک کر جائے۔ بیٹوں کو چاہئے کہ اپنی ماں کا سر'' دربھ'' نام کی گھاس سے ڈھک دیا کریں اس سے ان کی ماں کی نجات اور فلاح ہوگی۔

(بحوالہ ابھی گیان شاکُنتَلَم۔ کِشُو کیلی سنسکرت تشریح صفحہ ۳۳۵ طبع پنجم)

اس مندرجہ بالا حوالہ سے یہ بات صاف عیاں ہو جاتی ہے کہ پردہ کی رسم کو مسلمانوں کے حکومتی وقت سے جوڑنا سراسر غلط ہے۔

اِسی طرح مذکورہ بالا کتاب میں ہی بنارس ہندو یونیورسٹی کے مشہور پروفیسر ''کانتا ناتھ شاستری تیلنگ'' جی کے حواشی بھی موجود ہیں، شری تیلنگ جی نے مذکورہ بالا'' ابھی گیان شاکُنتَلَم کے واقعہ کی مزید توضیح میں لکھا ہے کہ: او گُنٹھن وتی = گھونگھٹ والی۔ اس سے یہ عیاں ہے کہ گھونگھٹ کا رواج انتہائی قدیم ہے۔ یہ کہنا ٹھیک نہیں ہے کہ پردہ کا رواج مسلمانوں کے ساتھ بھارت آیا۔ ''اَسُوریَم پشیا'' (جسے سورج نے بھی نہ دیکھا ہو) وغیرہ لفظوں کا استعمال پانِنی ویاکرن (گرائمر) میں بھی ملتا ہے۔''

(صفحہ ۶۱۸-۶۱۹)

قارئین کرام! سنسکرت زبان کی سب سے مستند گرائمر کی کتاب پانِنی کی لکھی گئی ''اشٹ ادھیاپی'' ہے۔ اور آچاریہ پانِنی کا زمانہ قبل مسیح چھٹی ساتویں صدی کا ہے۔ شری تیلنگ نے'' اَسُوریَم پشیا'' لفظ کا استعمال پانِنی کی گرائمر میں بیان کیا ہے۔ یہ لفظ عورتوں کی صفت کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ یعنی ایسی عورت جن کو سورج نے بھی نہ دیکھا ہو۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ تب پردے کی رسم اتنی سخت تھی کہ اعلیٰ عورتیں و شریف النفس عورتیں وہ سمجھی جاتی تھیں جس نے کبھی غیر مرد کو تو کیا، سورج تک کو بھی نہ دیکھا ہو۔ مسلمانوں کا پردہ تو اس قسم کا نہیں ہے اور نہ ہی مسلم عورتوں پر اس قسم کی پابندی ہے کہ وہ گھر میں اپنے اصل خانہ کے ساتھ بیٹھ کر سردیوں میں دھوپ بھی نہ سیک سکیں۔ جو عورت اس طرح بیٹھیں گی سورج تو اُسے دیکھے گا ہی۔ سورج صرف اُس عورت کو نہیں دیکھ سکتا، جیسے ہمیشہ گھر میں بھی بکسے کی طرح بند کر کے رکھا جائے۔ پانِنی کی ویاکرن اور پرانے سنسکرت کے ناٹک اس طرح کی ''اسوریم پشیا'' عورتوں کا ذکر بڑی شان کے ساتھ کرتے ہیں۔

اب آپ خود غور کریں کہ انتہائی قدیم زمانہ سے ہی ہندو عورت کے لئے اتنا سخت پردہ اور کہاں ہزاروں سال بعد مسلمانوں کی حکومت کا قیام۔ اس لئے یہ بات کہنا کہ مسلمان حکمرانوں کے خوف کی وجہ سے گھونگھٹ و پردہ کا رواج قائم ہوا ہے سراسر غلط ہے۔

مندرجہ بالا بھاس اور پانِنی کے حوالہ سے ایک دوسری بات یہ بھی ثابت ہوتی ہے کہ اسلام نے پردہ کے معاملہ میں میانہ روی کو روا رکھا ہے، ورنہ ہندوستان کی تاریخ میں تو عورت کو پردہ کے نام پر گھروں میں قیدیوں کی طرح رکھنے کو مستحسن خیال کیا گیا ہے۔

آخر میں اتنا ہی لکھنا مناسب ہے کہ اسلام کی حسین تعلیم پر اعتراض کرنے سے بہتر ہے کہ معترض اس تعلیم کی اصل خوبیوں اور مقاصد پر غور کرے۔ اگر وہ صدق دل سے اسلامی تعلیمات پر غور کرے گا تو اُسے پردہ ایک حسین معاشرہ کے قیام کے لئے ضروری امر نظر آئے گا۔ ☆☆☆

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 16

ہے۔ ڈیوٹیوں میں پوری تندہی سے کام کیا ہے یہ سب باتیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی طرف توجہ پھیرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کیسے پیارے پیارے لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عطا فرمائے ہیں۔

فرمایا: امریکہ کے بعد اللہ کے فضل سے کینیڈا کا جلسہ تھا اور جلسہ کی حاضری ۱۵۰۰۰ تھی۔ یہاں بھی ایک چھت کے نیچے تمام انتظامات ہوتے ہیں۔ پہلے سے بہت بہتری تھی۔ کینیڈا کا جلسہ بہت کامیاب رہا اور اس جلسے کی وسیع پیمانے پر کوریج ہوئی۔ کینیڈا نے خلافت جوبلی کے حوالے سے ایک دعوت کی جس میں بہت سے غیر مسلم لوگ اور سرکردہ افراد تھے۔ جس میں مَیں نے اسلام کی حسین تعلیم کو پیش کیا۔ اللہ کے فضل سے بہت اچھا اثر ہوا جس کا انہوں نے اظہار کیا۔ کیلگری مسجد کے افتتاح کے موقعہ پر بھی اسلام کا پیغام غیروں تک پہنچانے کی توفیق ملی۔ اس مسجد نے علاقے بلکہ پورے ملک بلکہ دنیا کی توجہ اپنی طرف کھینچی ہے۔ یہ تقریب بھی جماعت کے تعارف اور تبلیغ کا ذریعہ بنی۔

فرمایا: اللہ کے فضل سے ہر ملک کے دورے احمدیت اور اسلام کے حقیقی پیغام کو پہنچانے کا ذریعہ بنتے ہیں اور یہ خدا کے اس وعدے کی وجہ سے ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے فرمایا تھا کہ میں تجھے عزت کے ساتھ شہرت دوں گا۔ یہ الٰہی تقدیر ہے اسے کوئی ٹال نہیں سکتا۔ فرمایا اس مسجد کے ذریعہ سے لاکھوں افراد تک ملکی طور پر اور پرنٹ میڈیا کے حوالے سے دنیا بھر کی مختلف اخبارات نے تعارف پیش کیا اور پیغام پہنچا۔ اللہ تعالیٰ نے کینیڈا میں بڑے وسیع پیمانے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کے ساتھ احمدیت کے تعارف کا موقعہ پیدا فرمادیا۔ اللہ تعالیٰ نیک فطرت لوگوں کے سینے کھولے اور نیک فطرت لوگوں کو حق کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں عیسائیوں اور دوسرے لوگوں کو بھی اسلام کی خوبصورت تعلیم کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے کہ اسی میں ان کی نجات ہے۔ فرمایا اللہ کرے کہ وہ دن ہماری زندگیوں میں آئے جب اسلام کا جھنڈا ہم ہر ملک میں بڑی شان سے لہراتا ہوا دیکھیں۔ فرمایا کینیڈا کے لوگوں کا اخلاص و وفا بھی دیکھنے والا تھا وہ اخلاص و وفا میں بڑھ رہے ہیں۔

خطبہ ثانیہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک بہت پرانے واقف زندگی مبلغ سلسلہ کی وفات کی افسوسناک اطلاع دی جو ۹۳ سال کی عمر میں کراچی میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نماز جمعہ کے بعد حضور نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

☆☆☆☆

2 Bed Rooms Flat

Independant House

All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Flat Available

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex

Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202

Mob: 09849128919

09848209333

09849051866

09290657807

صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ مغربی افریقہ کی مختصر جھلکیاں

اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کے بعد ہم نے اپنے اندر ایک انقلاب پیدا کرتے ہوئے اپنے تعلق کو اس زندہ اور ہمیشہ رہنے والے خدا سے نہ جوڑا تو ہمارا ماننا بے معنی ہے۔

اسلام کی فتح طاقت سے نہیں بلکہ دعاؤں سے ہونی ہے۔ اس کے لئے آپ کو سب سے پہلے اپنے آپ کو اس قابل بنانا ہوگا کہ اپنی نمازوں اور عبادتوں کی حفاظت کریں۔

نماز جمعہ میں قریباً 80 ہزار افراد کی شمولیت۔ خلافت سے عشق و محبت کے ناقابل فراموش مناظر۔

آئیوری کوسٹ، بورکینا فاسو اور مالی سے آنے والے چار ہزار سے زائد افراد مرد و زن کی حضور انور سے ملاقات

جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس میں گھانا کے نائب صدر مملکت کی شمولیت اور گھانا کی ترقی میں جماعتی کردار پر خراج تحسین

تعلیمی ایوارڈز کی تقسیم، اعلیٰ کارکردگی والے احباب کو سندات امتیاز کی تقسیم۔

سو سال خلافت پر گزر جانا ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ ہم اپنے اندر اچھی اور نمایاں تبدیلی پیدا کریں۔ وقت ہے کہ آپ لوگوں کو دکھلا دیں کہ آپ عظیم صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ گھانا کے لیڈروں اور عوام کو بیش قیمت نصائح اور محبت بھری دعائیں۔ (جلسہ سالانہ گھانا سے اختتامی خطاب)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

18/اپریل 2008ء بروز جمعۃ المبارک:

صبح سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز فجر کے لئے تشریف لائے۔

خلافت سے عشق و محبت کے ناقابل فراموش مناظر

نماز فجر کی ادائیگی کے بعد جب حضور انور واپس تشریف لے جانے لگے تو چالیس پچاس ہزار سے زائد لوگ جنہوں نے حضور انور کی اقتداء میں نماز فجر ادا کی تھی راستہ کے دونوں جانب کھڑے ہوگئے۔ حضور انور کی گاڑی نہایت آہستہ آہستہ ان کے درمیان سے چلتی ہوئی گزر رہی تھی۔ ان لوگوں کا جوش ایمان اور جذبہ قابل دید تھا۔ ان کے والہانہ پُر جوش نعرے تھمتے نہیں تھے۔ خواتین اپنے رومال ہلاتی ہوئی اور خوشی سے جھومتی ہوئی ان نعروں کا جواب دیتی تھیں اور والہانہ انداز میں خود بھی نعرے بلند کرتی تھیں۔ حضور انور مسلسل دونوں طرف اپنے ہاتھ ہلا رہے تھے۔ صبح ہو، دوپہر ہو یا شام ہو حضور انور کے یہ عشاق کوئی بھی لمحہ دیدار کا نہیں جانے دیتے۔ حضور انور کے قرب کے لئے اس طرح دوڑتے اور لپکتے ہیں کہ ان کو سنبھالنا مشکل ہو جاتا ہے۔ یہ عشق و محبت کی ایسی داستانیں ہیں کہ ان کو الفاظ میں رقم نہیں کیا جاسکتا۔

جب حضور انور کی گاڑی رہائشگاہ کے بیرونی گیٹ پر پہنچی تو وہاں افریقن بچیوں کو کھڑے اور اُردو زبان میں نظمیں پڑھتے ہوئے پایا۔ حضور انور وہیں گاڑی سے نیچے اتر آئے اور ان کے پاس کھڑے ہوگئے اور ان کی نظمیں سنتے رہے۔ اور بعض ایسے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے جنہوں نے اس سے قبل قلم حاصل نہیں کئے تھے۔ دس منٹ کے قیام کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ ایک بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ غانا کی سرزمین سے آج کا خطبہ جمعہ MTA پر Live جا رہا تھا۔ ایک بج کر بیس منٹ پر حضور انور نے خطبہ جمعہ کا آغاز فرمایا۔ دو بج کر 25 منٹ پر خطبہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس خطبہ جمعہ کا گھانا کی قومی زبان 'چوئی' (Tui) میں اور بورکینا فاسو، مالی اور آئیوری کوسٹ سے آنے والے چار ہزار سے زائد افراد کے لئے فرنچ زبان میں ساتھ ساتھ رواں ترجمہ ہوا۔ چوئی زبان میں ترجمہ مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب نے کیا جبکہ فرنچ زبان میں ترجمہ عبدالرشید انور صاحب مبلغ آئیوری کوسٹ نے کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ اور عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ آج حضور انور کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والوں کی تعداد اسّی ہزار (80,000) سے تجاوز کر رہی تھی۔ مرد و زن بچے بوڑھے سبھی سفید لباس میں ملبوس تھے۔ جہاں تک نظر اٹھتی تھی لوگ ہی لوگ نظر آتے ہیں۔ ایک ہجوم تھا، جم غفیر تھا جو نظر کی حد کو بھی پھلانگ گیا تھا۔

دیدار محبوب کے لئے بیتاب عشاقان خلافت: نمازوں کی ادائیگی کے بعد جب حضور انور واپس روانہ ہونے لگے تو راستہ کے دونوں طرف دیوانہ وار یہ لوگ اکٹھے ہوگئے۔ حضور انور کی گاڑی آہستہ آہستہ چل رہی تھی۔ لوگ مسلسل نعرے لگا رہے تھے۔ خواتین سفید رومال ہلا کر اپنی عقیدت اور فدائیت کا اظہار کر رہی تھیں۔ اس جوش، جذبہ اور ولولہ کے ساتھ نعرے لگائے جا رہے تھے کہ کانوں پڑی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ خواتین اور بچیوں میں تو اس قدر جوش تھا کہ ان کی چیخیں نکل رہی تھیں۔ ہر ایک اسی راہ پر قدم رکھنے کے لئے بیتاب تھا جہاں حضور انور کی گاڑی گزر رہی تھی۔ ایک تلاطم برپا تھا۔ عشق و محبت کا سمندر جوان کے سینوں میں موجزن تھا لہروں کی صورت میں باہر آرہا تھا اور ہر ایک ان لہروں میں بہہ رہا تھا۔ کسی کو کچھ سجھائی نہیں دیتا تھا۔ ہر ایک کوشش کر رہا تھا کہ اُسے پیارے آقا کے دیدار کا کوئی لمحہ نصیب ہو جائے۔ حضور انور کی گاڑی بار بار کچھ دیر کے لئے کھڑی ہو جاتی۔ انتہائی آہستہ رفتار سے چل رہی تھی۔ ڈیڑھ فرلانگ کا یہ فاصلہ قریباً 25 منٹ میں طے ہوا! حضور انور مسلسل اپنے ہاتھ ہلا رہے تھے۔ ہزارہا دلوں میں عشق و محبت کی لازوال داستانیں رقم کرتے ہوئے یہ لمحات اپنے اختتام کو پہنچے اور حضور انور اپنی رہائشگاہ میں تشریف لے گئے۔

آئیوری کوسٹ، بورکینا فاسو اور مالی سے آنے والے وفود سے ملاقات: پروگرام کے مطابق شام پانچ بجے ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج آئیوری کوسٹ اور بورکینا فاسو اور مالی سے آنے والے چار ہزار سے زائد افراد مرد و زن نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ بچوں کو قلم اور چاکلیٹ عطا فرمائے۔ خواتین بھی قطار در قطار حضور انور کے سامنے سے گزرتی رہیں اور سلام عرض کرتیں۔

خلیفۂ وقت سے ملاقات کے بعد لوگوں کے تأثرات: یہ سبھی لوگ بڑے لمبے اور تکلیف دہ سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا کے دیدار کے لئے پہنچے تھے ان میں سے ہر ایک حضور انور سے ملنے کے لئے بیتاب تھا۔

- ......سوادا گو سالف، صاحب صدر جماعت وایو گیا حضور انور سے مصافحہ کرنے کے بعد اپنے ہاتھ اپنے منہ اور بازوؤں پر ملنے لگے اور کہتے جاتے کہ روحانیت لے لی ہے۔
- ......ڈوری کے ایک صاحب کہنے لگے کہ سارے سفر کی تکلیف دور ہوگئی ہے اور ہمارا مقصد پورا ہوگیا۔ ہم تو برکات لینے آئے تھے اور برکات ہمیں مل گئی ہیں۔
- ......حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کرنے کے بعد ایک صاحب کہتے جاتے تھے کہ نور ہی نور ہے۔ آج مجھے بہت مزا آیا ہے۔ مَیں بہت خوش ہوں۔

٭…… ایک ڈرائیور جو کہ بورکینا فاسو سے آئے تھے۔ حضور انور سے مصافحہ کے بعد کہنے لگے کہ دو دن تک کسی سے ہاتھ نہیں ملاؤں گا تا کہ برکت دور نہ ہو جائے۔

٭…… سویا گاؤں کے ھمیا بکری صاحب کہنے لگے کہ آج حضور انور سے مل کر میری زندگی کا مشن مکمل ہو گیا ہے۔ اب مجھے کسی چیز کی خواہش نہیں رہی۔ جو مجھے ملنا تھا مل گیا ہے۔

٭…… آئیوری کوسٹ کے ایک دوست کہنے لگے کہ حضور انور سے ملاقات کے بعد میری اصلاح ہو گئی ہے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیسے ہوئی ہے؟ تو کہنے لگے کہ جب بھی مَیں کوئی بُرا کام کرنے لگوں گا تو خیال آئے گا کہ میرے ہاتھ کو حضور انور نے چھوا ہوا ہے اور بُرے کام سے رُک جاؤں گا۔

٭…… بورکینا فاسو کے ایک دوست عیسیٰ سیاماں صاحب نے کہا کہ مَیں نے 2005ء میں بیعت کی تھی۔ مجھے آج پتہ چلا ہے کہ مَیں کیا ہوں اور کتنا خوش قسمت ہوں اور مَیں نے کیا پایا ہے۔ اپنی خوشی کا اظہار نہیں کر سکتا۔

٭…… ایک دوست نے جلسہ سالانہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اپنی زندگی میں حج کے بعد یہ سب سے بڑا مجمع دیکھا ہے۔

ہر کوئی ملاقات کرنے کے بعد اپنے دامن میں برکتیں سمیٹتا ہوا نکلتا تھا۔ حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کرنے کے بعد لوگ اپنے ہاتھ اپنے چہروں پر اور اپنے سینوں پر پھیرتے تھے اور ان کے جذبات اور ان کی آنکھوں کی چمک اور بعض کی آنکھوں میں آجانے والے آنسو اُس محبت اور فدائیت کی غمازی کرتے تھے جو ان کو اپنے پیارے آقا کے ساتھ ہے۔

آج کا دن اہل آئیوری کوسٹ، بورکینا فاسو اور مالی (Mali) کے لئے ایسا مبارک دن تھا جو ان کی زندگیوں میں ایک انقلاب برپا کیا گیا۔ ان کی کایا پلٹ گئی۔ ان کے سینے برکتوں سے بھر گئے ہیں اور اپنے پیارے آقا کے دیدار کے یہ لمحات ان کی زندگیوں کا قیمتی سرمایہ بن گئے۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ رات آٹھ بجے تک جاری رہا۔ سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد یہ عشاق ایک بار پھر راستہ کے دونوں طرف آ کھڑے ہوئے اور رات کے اندھیرے میں جلنے والے بجلی کے قمقموں کی دھیمی دھیمی روشنی میں نعرے بلند کرتے ہوئے اور عشق و محبت کے نغمے الاپتے ہوئے اپنے پیارے آقا کا دیدار کر رہے تھے۔ حضور انور کی گاڑی ان کے درمیان آہستہ آہستہ چل رہی تھی اور یہ لوگ حضور انور کو دیکھتے ہوئے برکتیں بھی لوٹ رہے تھے اور حضور انور کی اپنے عشاق پر نظر ان کی زندگیاں بھی سنوار رہی تھی۔ یہ کیسے بابرکت لمحات تھے جو ان کی دین و دنیا دونوں ہی سنوار گئے۔

جب حضور انور کی گاڑی رہائشگاہ پہنچی تو آج پھر افریقن بچیاں نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ لیکن یہ کماسی (Kumasi) سے نہیں بلکہ اکرا (Accra) سے آئی تھیں۔ حضور انور ان کے قریب پہنچ کر گاڑی سے اتر آئے اور ان کے پاس کھڑے رہے اور نظمیں سنتے رہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان سب بچیوں کو قلم عطا فرمائے۔ بعد ازاں حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

19 اپریل 2008ء بروز ہفتہ: صبح سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز فجر کے لئے تشریف لائے۔ نماز کی ادائیگی کے بعد ایک بار پھر حضور انور کے عشاق اور جانثاروں کا ایک جم غفیر اس راستہ کے دونوں اطراف اکٹھا ہونا شروع ہو گیا جہاں سے حضور انور کی گاڑی نے گزرنا تھا۔ اس قدر ہجوم تھا کہ پاؤں رکھنے کے لئے جگہ نہیں ملتی تھی۔ راستہ کے دائیں اور بائیں تا حد نگاہ لوگ ہی لوگ تھے اور صبح کے اندھیرے میں اللہ کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو دیکھنے کے لئے بیتاب تھے۔ خواتین نے اپنے بچوں کو اوپر اٹھایا ہوا تھا اور اس بات کے لئے تڑپ رہی تھیں کہ حضور انور کی نظر ان بچوں پر پڑ جائے اور ان کے بچے بھی برکتوں سے حصہ لیں۔ کم عمر بچے اور بچیاں دوسروں کے کندھوں کا سہارا لئے اپنے سروں کو اوپر اٹھا کر پیارے آقا کا دیدار کر رہی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ کی پیاری نگاہیں ان کے دلوں کو تسکین عطا کر رہی تھیں۔ حضور انور کی گاڑی آہستہ آہستہ چلتی رہی اور حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

انفرادی و اجتماعی ملاقاتیں: صبح ساڑھے دس بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور انفرادی فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج ملاقات کرنے والوں میں سیرالیون، گنی کوناکری، بورکینا فاسو، مالی، گیمبیا، گنی بساؤ، زیمبیا، تنزانیہ، یوگنڈا، کانگو کنشاسا، کانگو برازویل، آئیوری کوسٹ اور لائبیریا سے آنے والے مبلغین، ڈاکٹرز، اساتذہ اور ان کی فیملیز شامل تھیں۔ پاکستان سے آنے والے احباب نے بھی شرف ملاقات حاصل کیا۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر ڈیڑھ بجے تک جاری رہا۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ نے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز ظہر، عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس: پروگرام کے مطابق چار بجے سہ پہر جلسہ سالانہ گھانا کے اختتامی اجلاس کا آغاز ہونا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پونے چار بجے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور کی جلسہ گاہ میں آمد سے قبل گھانا کے نائب صدر مملکت الحاج علیو مہاما Aliou (Mahama) جلسہ گاہ پہنچ چکے تھے۔

جونہی حضور انور جلسہ گاہ میں داخل ہوئے ہر طرف سے نعرہ ہائے تکبیر بلند ہونے لگے۔ سٹیج کے دائیں طرف لجنہ کی جلسہ گاہ تھی اور بائیں جانب مردانہ جلسہ گاہ۔ دونوں اطراف ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا۔ حضور انور اپنے عشاق کے سامنے سے ہاتھ ہلاتے ہوئے گزر رہے تھے۔ سارا جلسہ ہی نعروں سے گونج رہا تھا۔ نعروں کا ایک شور برپا تھا۔ خواتین اپنے ہاتھوں میں سفید رومال لہراتے ہوئے نعرے بلند کر رہی تھیں۔ ان کے جذبات دلوں سے پھوٹ پھوٹ کر باہر آ رہے تھے۔ بڑا ہی رُوح پرور ماحول اور منظر تھا۔

سٹیج کے دائیں اور بائیں جانب گھانا کے روایتی لباسوں میں ملبوس بادشاہ، چیفس، وزراء، مختلف ممالک سے آئے ہوئے مبلغین کرام، غیر ملکی نمائندگان اور نمائندگان پارلیمنٹ اور سفراء موجود تھے۔ نائب صدر مملکت گھانا سٹیج پر تشریف فرما تھے۔ یہ سبھی لوگ حضور انور کی جلسہ گاہ میں آمد پر اپنی نشستوں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ حضور انور اپنے جانثاروں کے سامنے سے گزرتے ہوئے سٹیج پر تشریف لائے جہاں نائب صدر مملکت گھانا نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

جلسہ سالانہ کے اس آخری اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ حافظ طیب احمد طاہر صاحب استاد مدرسۃ الحفظ گھانا نے تلاوت قرآن کریم اور اس کا انگریزی میں ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں ڈاکٹر محمد ظفر اللہ صاحب انچارج طاہر ہومیو کمپلیکس کماسی نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پیش کیا۔ اس کے بعد گھانین طلباء نے نہایت خوش الحانی کے ساتھ نظم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھی۔

نائب صدر مملکت گھانا کا خطاب: اس نظم کے بعد نائب صدر مملکت گھانا الحاج Aliou Mahama اپنا ایڈریس پیش کرنے کے لئے ڈائس پر تشریف لائے۔ موصوف نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ خاکسار کے لئے یہ امر ازحد قابل فخر ہے کہ آج خاکسار کو جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا حضرت مرزا مسرور احمد کو گھانا میں خوش آمدید کہنے کی سعادت مل رہی ہے اور پھر صد سالہ خلافت جوبلی کے جلسہ کے موقع پر حاضر ہونا بھی میرے لئے بے حد خوشی کا موجب ہے۔ یعنی خلافت احمدیہ کو سو سال پورے ہو رہے ہیں۔

نائب صدر موصوف نے کہا مجھے 2003ء میں ایک استقبالیہ کے موقع پر خلیفۃ المسیح کو گھانا تشریف لانے کی دعوت دینے کا موقع ملا۔ چنانچہ ہمارے روحانی پیشوا نے 2004ء میں گھانا کو رونق بخشی۔ امسال پھر یہ بابرکت وجود گھانا کے لئے باعث برکت بن کر آیا ہے۔ اس برکت سے مستفید ہونے کے جوش میں پڑوسی ملک بورکینا فاسو سے تین صد افراد سائیکلوں کے ذریعہ سفر کر کے غانا پہنچے ہیں۔

میرے معزز مہمانو! گزرے ہوئے سو سالوں کے دوران جماعت نے بے مثال ترقی کی ہے۔ اسلام کے اس پیغام کو پھیلاتے ہوئے احمدیت نے دنیا بھر میں Tolerence کا درس دیا ہے۔ اور یہ امر خاکسار کی توجہ کو خاص طور پر کھینچنے کا باعث ہوا۔ تعاون کی ایک فضا قائم کر دی۔ احمدیہ جماعت نے گھانا کی ترقی میں بھی بہت فعال کردار ادا کیا ہے۔ "Love for all Hatred for None" کی تعلیم دنیا کی عین ضرورت کے مطابق ہے۔ گھانا میں امسال عام انتخابات کا انعقاد ہو رہا ہے اس لحاظ سے خصوصاً اس تعلیم کو مدنظر رکھنا ہوگا۔ احمدیت نے انسانیت کی خدمت بلا امتیاز مذہب و نسل کی ہے۔

نائب صدر مملکت نے اپنے ایڈریس کے آخر پر کہا کہ ہم خلیفۃ المسیح کی خدمت میں ملکی امن اور استحکام کے لئے خصوصاً درخواست دعا کرتے ہیں۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ گھانا پر روحانی و مادی فضائل کی موسلا دھار بارش نازل فرماتا چلا جائے۔

تعلیمی ایوارڈز کی تقسیم: نائب صدر مملکت کے خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ چند سالوں کے دوران تعلیمی میدان میں اعلیٰ کامیابیاں حاصل کرنے والے 9 گھانین اور 4 بورکینا فاسو کے طلباء و طالبات کو طلائی تمغہ جات اور امتیازی سندات عطا فرمائیں۔ طالبات کو لجنہ جلسہ گاہ میں حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے طلائی تمغہ جات پہنائے۔

حضور انور کا جلسہ سے اختتامی خطاب: بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا اختتامی خطاب فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:

خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ جلسہ اپنے فضلوں کی باران رحمت برساتے ہوئے اپنے خوشکن اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ اس جلسہ کی اہمیت کے پیش نظر پڑوسی ممالک کے احمدیوں کی ایک کثیر تعداد بھی اس بابرکت جلسہ میں

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

شریک ہوئی۔ خلافت کے سوسال پورا ہونے کے اس تاریخی موقعہ پر مجھے بذات خود تقریبات صد سالہ جوبلی کے جلسوں میں پہلی دفعہ شمولیت کا موقع مل رہا ہے۔ اور بحیثیت خلیفہ جماعت احمدیہ گھانا کے دوسرے جلسہ میں شریک ہو رہا ہوں۔ جماعت احمدیہ گھانا کے لئے بھی یہ ایک اعزاز کا موقع ہے کہ میری اور دیگر ممالک کے مدعوین کی شمولیت کے باعث اس جلسہ کو ایک بین الاقوامی حیثیت مل رہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: مَیں نے اپنے افتتاحی خطاب میں توجہ دلائی تھی کہ سوسال خلافت پر گزر جانا ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ ہم اپنے اندر اچھی اور نمایاں تبدیلی پیدا کریں۔ ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق ہر وقت یاد رکھنا چاہئے کہ یہ جلسہ کوئی دنیاوی میلہ نہیں ہے۔ اس میں شمولیت کا مقصد اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کرنا ہے تا کہ نیکی کے بڑے بڑے درخت آپ کے دلوں میں پنپیں۔

اس جلسہ کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ محنت سے کام کرنے کے گُر سیکھیں۔ اگر ان ایام میں آپ اس پر عمل پیرا ہوئے ہیں تو مبارکباد کے مستحق ہیں۔

آپ میں سے جو کھیتی باڑی کرتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ صرف پودے لگا دینا ہی کافی نہیں ہوا کرتا۔ ان کی حفاظت بھی از حد ضروری ہوا کرتی ہے۔ پودے لگانے سے قبل زمین کو نرم کیا جاتا ہے۔ 'یام'، 'کساوا' یا 'اناناس'، سب کے لئے از حد کوشش کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہی کوشش پام کے درختوں کے لئے بھی لازم ہوتی ہے۔ اور ان سب کوششوں کا ایک مقصد ہوا کرتا ہے۔ فصل بڑی ہوتی ہے تو ہر روز کسان کو کھیتوں میں جانا پڑتا ہے۔ آسمان پر نگاہ رکھتا ہے۔ بارش کا منتظر رہتا ہے۔ بارش نہ ہو تو ساری کوشش تباہ ہوتی نظر آتی ہے۔ مجھے بھی دعا کے خطوط ملتے ہیں۔ الغرض مسلسل کوشش کی جاتی ہے تا کہ پھل عطا ہو۔ جس قدر کوشش زیادہ ہوتی ہے اسی قدر زیادہ پھل کا امکان ہوتا ہے۔ جلسہ کی تقاریر کا مقصد آپ کو زیادہ پھلوں کے حصول کا طریق بتانا تھا۔ آپ ایک دوسرے کی مدد دعا کے ساتھ کریں۔ اچھے کاموں کے لئے دلوں کو تیار کریں۔ استغفار کا بھی انہی امور میں شمار ہوتا ہے۔

استغفار کے ساتھ عزم نہ ہو تو بھی تمام اعمال کے ضائع ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ ہر احمدی کو ایسی ہی توبہ کرنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے توبہ کی تین شرائط بیان کی ہیں:

1۔ گناہ سے نفرت اور ایسے خیالات کو دل سے بالکل صاف کر دینا مثلاً ایک عورت کے ساتھ غلط تعلقات کا خیال آئے تو اس کے بُرے پہلوؤں کو پیش نظر رکھے۔

2۔ دوسری شرط توبہ کی شرمندگی ہے یعنی ہر گناہ پر شرمندگی محسوس کرے۔

3۔ پختہ ارادہ کرے کہ آئندہ کبھی اس گناہ کی طرف نہ لوٹے گا۔

خدا تعالیٰ کے حضور انسان ملتجی ہو کہ خدا تعالیٰ اسے توفیق عطا کرے کہ وہ کبھی اس گناہ کی طرف نہ لوٹے۔ خدا کے رحم کے نیچے آنے والے کو کبھی کوئی نقصان نہیں پہنچا کرتا۔ مجھے گھانین نوجوانوں، بچوں اور بچیوں کے خطوط ملتے ہیں جن میں وہ لکھتے ہیں اور پریشانی کا اظہار کرتے ہیں کہ اب تک تو وہ برائیوں کے خلاف جہاد کرتے رہے اور محفوظ رہے لیکن اب ان برائیوں کے غالب آنے کا خدشہ ہے۔ ان خطوط سے خوشی ہوتی ہے کہ گناہوں سے محفوظ رہنے کا فکر تو کم از کم دامنگیر رہتا ہے۔ مَیں ان سے کہتا ہوں کہ کوشش کریں اور مزید کوشش کریں۔ تمہاری کوششیں ثمر آور ہوں گی۔ آپ لوگ نیکی پر قائم ہو جائیں تو شیطان آپ کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکے گا۔

بعض والدین کے بھی خطوط ملتے ہیں جو درد کے ساتھ لکھتے ہیں کہ ان کے بچے احمدیت پر قائم نہیں رہے۔ اللہ ان کی نیک خواہشات کو پورا فرمائے۔ آمین۔ ایسے بزرگوں کے لئے میری نصیحت ہے کہ اپنی روشنی اپنے بچوں میں منتقل کریں۔ سختی سے کام نہیں کروایا جاسکتا۔ خصوصاً اس روشنی کے زمانہ میں سختی سے کچھ بھی کروانا ممکن نہیں رہا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام محبت کی تعلیم کے ساتھ آئے تھے۔ جب آپ گھروں کو لوٹیں تو نرم دل باپ اور نرم دل خاوند کے طور پر لوٹیں۔ عورتوں کو بھی میری نصیحت ہے کہ اپنے گھروں میں روحانی تربیت کا خیال کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے۔ اس کے گھر کی اور اس کے بچوں کی حفاظت کرے۔ اور ان امور کے بارہ میں اُس سے پوچھا جائے گا۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ جنت ماں کے پاؤں تلے ہے۔ یہ اس لئے فرمایا کیونکہ خدا کی نظر میں ماؤں کا مرتبہ بہت بلند ہے۔ کیونکہ ایک ماں ہی ہے جو اپنے بچے کو جنت میں بھی لے جاسکتی ہے اور دوزخ میں بھی۔ چونکہ یہ نقش پا ہیں جو کسی بچے کو جنت میں لے جاتے ہیں۔ اس لئے کہا کہ جنت ماؤں کے پاؤں تلے ہے۔

ایک واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک نامی ڈاکو تھا اور بہت مشہور قاتل تھا۔ تمام علاقہ میں اس کی دہشت پھیلی ہوئی تھی۔ پولیس بھی اس پر قابو پانے سے قاصر تھی۔ آخر کار گرفتار ہوا۔ اس کو سزا سنائی گئی۔ تو کہنے لگا کہ سزا سے قبل میری ایک خواہش پوری کر دی جائے کہ مَیں اپنی ماں کی زبان پر پیار کرنا چاہتا ہوں۔ اس کی خواہش کے احترام میں اس کی ماں کو بلایا گیا اور اسے ماں کی زبان پر پیار کرنے کی اجازت دے دی گئی۔ جونہی ماں نے زبان باہر نکالی اس نے اسے اپنے دانتوں میں سخت طور پر کاٹ دیا۔ بمشکل تمام ماں کو اپنے بچے سے الگ کیا گیا اور سوال کیا گیا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ تو اس نے جواب دیا کہ جب مَیں نے گناہ کی دنیا میں قدم رکھا تو اسی زبان نے بجائے منع کرنے کے میری حوصلہ افزائی کی تھی۔ یوں اس ماں نے اپنے بچے کی جنت کی بجائے جہنم میں ڈال دیا۔

اس لئے یہ ماؤں کا فرض ہے کہ احمدیت کا خادم پیدا کریں۔ ملک کا مستقبل آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اپنے روشن مستقبل کی طرف تیزی سے بڑھو۔ بڑے چھوٹے جب تک نیکی کی مشعلیں نہ جلائیں ہرگز کامیابی نہیں مل سکتی۔ وقت ہے کہ آپ لوگوں کو دکھا دیں کہ آپ عظیم صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ خدا انسانیت پر رحم فرمائے۔ یہ ایک اہم نکتہ ہے اسے یاد رکھیں اور بچوں میں یہ روح ڈالتے ہوئے خدا کے زیادہ قریب کریں۔

آخر پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے بہت تفصیلی انداز میں گھانین لوگوں کو بے حد دعائیں دیں۔ فرمایا کہ خدا تعالیٰ آپ کو اعلیٰ محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ کو اپنے رحم کے نیچے لے لے۔ اچھے شہری بنائے۔ اس ملک کے لیڈروں کو عوام کے اعتماد پر پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور گھانا کا شمار ترقی یافتہ ممالک میں ہونے لگے۔ خدا آپ کو بحفاظت اپنے گھروں میں لے جائے۔ اپنے متعلقہ ممالک میں آپ کو بحفاظت لے جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ کے تعلق میں جو دعائیں بیان کی ہیں خدا تعالیٰ آپ کو ان کا مستحق بنائے۔ آخر پر حضور انور نے تمام مہمانوں کی شرکت کا شکریہ ادا کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب کے اختتام پر اعلیٰ کارکردگی کرنے والے افراد جماعت کو سندات امتیاز سے نوازا۔ یہ سندات حاصل کرنے والوں میں مالی قربانی میں پیش پیش مکرم یوسف آڈوسی صاحب، الحاج ابراہیم بونسو، الحاج فاروق علی اور الحاج ابوبکر اینڈرسن وغیرہ بھی شامل تھے۔

آخر پر حضور انور نے پُرسوز دعا کروائی اور اس کے ساتھ ہی گھانا کا تاریخ ساز جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سٹیج کے بائیں طرف بیٹھے ہوئے چیفس صاحبان اور دیگر مہمانوں کو شرف مصافحہ بخشا۔ ہر طرف پُر شوکت نعرے لگ رہے تھے۔ احباب جماعت کا جوش و جذبہ تھمنے میں نہیں آرہا تھا۔ جلسہ کے یہ آخری لمحات روح پرور بھی تھے اور پُر سوز بھی تھے۔ جدائی کی گھڑیاں آپہنچی تھیں۔ باغ احمد میں بسیرا کرنے والے یہ عشاق اور یہ فدائین اور اپنے پیارے آقا کے عشق و محبت میں مخمور یہ بندے اپنی آنکھوں میں آنسو بسائے ہوئے اپنے آقا کا دیدار کر رہے تھے۔ حضور انور اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے آہستہ آہستہ جلسہ گاہ سے روانہ ہو رہے تھے۔ ان عشاق کی نظریں مسلسل نعروں کے جلو میں حضور انور کا پیچھا کر رہی تھیں۔ یہ لوگ دُور تک حضور انور کو دیکھتے رہے اور اپنے ہاتھ ہلاتے رہے۔ حضور انور نے اپنی رہائشگاہ میں داخل ہونے سے قبل مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر جماعت گھانا، طاہر ہیمنڈ صاحب اور بعض دوسرے افراد کو شرف مصافحہ بخشا اور کامیاب جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد دی۔ بعد ازاں حضور انور اپنی رہائشگاہ میں تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان
شریف جیولرز ربوہ

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

ملکی رپورٹیں

صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی پروگراموں کے تحت لگائے گئے میڈیکل کیمپ اور رفاہی کاموں کی مختصر رپورٹ

بفضلہٖ تعالیٰ یکم جنوری ۲۰۰۸ء سے خلافت احمدیہ جوبلی کے سال کے آغاز سے ہی عالمگیر جماعت احمدیہ کو منظم پروگرام منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔

ہندوستان بھر میں ذیلی تنظیمات کے ذریعہ میڈیکل کیمپ، مثالی وقار عمل، خصوصی اجلاسات، جلسہ ہائے سیرت النبی صلعم، جلسہ یوم مصلح موعودؓ، جلسہ یوم مسیح موعودؑ، جلسہ ہائے پیشوایان مذاہب اور بہت سے رفاعی کام کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علی ذالک۔

☆ ۱۲ تا ۱۷ جنوری اطفال الاحمدیہ اریاپالاکرتی سرکل وارنگل نے تربیتی کیمپ منعقد کیا۔

☆ ۱۵ر جنوری ۲۰۰۸ء کو مجلس انصاراللہ بھارت و لجنہ اماء اللہ بھارت کا مشترکہ میڈیکل کیمپ بمقام خانپور امرتسر لگایا گیا۔ جس میں ۶۳۵ مریضوں کا چیک اَپ کر کے فری ادویات دی گئیں۔

☆ ۲۸ر جنوری ۲۰۰۸ء کو لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیر اہتمام موضع ٹلوسوہل میڈیکل کیمپ لگایا گیا جس میں ۱۶۵ مریضوں کا چیک اَپ کروا کر مفت ادویات دی گئیں۔

☆ ۳ر فروری کو لجنہ اماء اللہ بھارت کے زیر اہتمام ENT کیمپ قادیان میں لگایا گیا جس میں ڈاکٹر بھرت بھوشن مارواہا آف بٹالہ ENT سپیشلسٹ اور ان کی اہلیہ کے ذریعہ ۱۱۳ مریضوں کا چیک اَپ کروا کر ادویات دی گئیں۔

☆ ۱۴ر فروری کو مجلس خدام الاحمدیہ و مجلس انصاراللہ بھارت کے زیر اہتمام تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان میں فری آئی کیمپ لگایا گیا۔ جس میں مریضوں کے معائنہ کے لئے سرکاری ہسپتال کے ڈاکٹرز، ڈاکٹر وندنا S.M.O گورداسپور، ڈاکٹر گوروندر سنگھ، ڈاکٹر سنجیو سیٹھی کے ذریعہ ۶۰۲ مریضوں کی آنکھ کا معائنہ کروا کر مفت ادویات دی گئیں۔

☆ ۱۵ر فروری کو موتیا بند کے ۱۹ مریضوں کا آپریشن کروا کر اُن کے قیام و طعام کا انتظام کیا گیا۔ ٹھیک ہونے پر ایمبولینس کے ذریعہ مریضوں کو اُن کے گھروں تک پہنچایا گیا۔

☆ ۱۷ر فروری کو لجنہ اماء اللہ حیدرآباد کے زیر اہتمام میڈیکل کیمپ حیدرآباد میں لگایا گیا۔ محترم بشریٰ مبارکہ صاحب جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ حیدرآباد کی رپورٹ کے مطابق ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب اور ڈاکٹر نبیلہ صاحبہ کے ذریعہ ۷۵ مریضوں کا چیک اَپ کروا کر مفت ادویات دی گئیں۔

☆ ۱۷ر فروری کو جوبلی ہال حیدرآباد میں لجنہ کے زیر اہتمام خلافت کے متعلق نظموں کا مقابلہ کروایا گیا۔

☆ ۲۴ر فروری مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس انصاراللہ و لجنہ اماء اللہ بھارت کی طرف سے مشترکہ فری ڈینٹل کیمپ قادیان میں لگایا گیا۔ جس میں ڈاکٹر نثار احمد صاحب ڈینٹسٹ نور ہسپتال، ڈاکٹر پرمجندر کور پڈا صاحبہ نے ۳۵۰ مریضوں کا معائنہ کیا اور مفت ادویات دی گئیں۔ ۱۵ر مریضوں کو ایک ماہ تک مناسب ادویات نور ہسپتال سے دیئے جانے کا انتظام بھی کیا گیا۔

☆ ۲۶ر فروری ۲۰۰۸ء کو موضع کاہلواں قادیان میں لوکل انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے میڈیکل کیمپ لگایا گیا جس میں ۱۳۰ مریضوں کا معائنہ ہوا اور مفت ادویات کا انتظام کیا گیا۔

☆ ۸ر مارچ مجلس خدام الاحمدیہ و نور ہسپتال کے زیر انتظام فری ہیلتھ چیک اَپ کیمپ قادیان میں نور ہسپتال میں لگایا گیا امرتسر سے اسکورٹ ہسپتال کے ماہر ڈاکٹر، امراض نسواں کی ماہر محترمہ ہرجیت کور صاحبہ T.B کی ماہر ڈاکٹر ارجندر کور اور گردوں کے ماہر ڈاکٹر کمل جیت سنگھ اور ڈاکٹر عبدالحفیظ صاحب نے ۱۵۰ مریضوں کا معائنہ کر کے مفت ادویات دیں۔

☆ ۱۸ر مارچ کو مجلس انصاراللہ کے زیر انتظام ڈڑے والی نزد قادیان میں میڈیکل کیمپ لگا کر ۱۲۰ مریضوں کا معائنہ ہوا اور مفت ادویات دی گئیں۔

☆ ۲۲ر مارچ کو لجنہ اماء اللہ حیدرآباد کے زیر انتظام ۱۶ لجنہ کی ممبرات نے ’’ہوم فار دی ایجڈ اینڈ ڈس ایبلز‘‘ واقعہ بنسی لال سیٹ حیدرآباد جو ۷۵ سال سے قائم ہے کا دورہ کیا اس میں ۱۲۰ افراد رہ رہے ہیں لجنہ اماء اللہ نے 8000 روپے کی امداد کی اور جماعت کا تعارف کروایا۔

☆ ۲۳ر مارچ مجلس انصاراللہ بھارت کے زیر انتظام سرائے طاہر قادیان میں Foundation of the Ahmadiyya Jama'at کے موضوع پر جلسہ ہوا جس میں دیگر مذاہب کے نمائندگان نے بھی شرکت کی اس جلسہ میں ۳۰۰ سے زائد غیر مسلم مہمان کرام نے شرکت کی۔

☆ ۲۳ر مارچ کو بمقام لکھن ماجرہ ضلع روہتک ہریانہ میں جلسہ پیشوایان مذاہب ہوا جس میں مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت نے شرکت کی مہمان خصوصی سابقہ مرکزی وزیر چاندرام شامل ہوئے دیگر مذاہب کے نمائندگان ماسٹر بلونت سنگھ بانی ہریانہ امبیڈکر سنگھرش سمتی، ڈاکٹر گجر نند ورما، سنت روپ داس امر روپ آشرم کٹواڑہ، شری یوگی راج مہاراج، ماسٹر کرشن لال چاندی، منجیت سنگھ ریا شامل ہوئے۔

☆ ۲۳ر مارچ کو کلکتہ میں خلافت جوبلی ہال کی افتتاح محترم صوبائی امیر بنگال و آسام مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب کے ذریعہ ہوا۔ ☆ ۲۵ر مارچ کو احمدیہ مسلم مشن جیند ہریانہ میں بلڈ ڈونیشن کیمپ لگایا گیا جس کا افتتاح برج بھوشن کوشک صاحب ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر جیند نے کیا ان کے ساتھ چیئر مین ضلع پریشد، سیکرٹری ریڈ کراس بھی شامل ہوئے۔ مرکز قادیان سے محترم مولانا ظہیر احمد خادم ناظر دعوت الی اللہ نے شرکت کی۔ ۳۵ خدام نے خون کا عطیہ دیا۔

☆ ۲۷ر مارچ کو موضع بوڑھیا کھیڑا ہریانہ میں بلڈ ڈونیشن کیمپ لگایا گیا قادیان سے محترم مولانا منیر احمد خادم ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن و وقفِ عارضی و مکرم شیخ مجاہد شاستری صاحب نے شرکت کی۔ کیمپ کا افتتاح کے آر بشنوئی چیف میڈیکل افسر فتح آباد نے کیا۔ آپ کے ساتھ سکرٹری ریڈ کراس اور دیگر ڈاکٹر صاحبان و معزز شخصیات نے شرکت کی۔ اس کیمپ میں ۵۳ نوجوانوں نے خون کا عطیہ دیا۔ جن میں ۳۷ خدام تھے۔ اس دن پریس کانفرنس بھی کی گئی۔

☆ ۲۷ر مارچ کو سرائے طاہر قادیان میں ڈرگ اویئرنیس اور بھرون ہتیا پر سیمینار کیا گیا۔ یہ سیمینار مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس انصاراللہ اور لجنہ اماء بھارت کے زیر انتظام ہوا جس میں D.C صاحب کے علاوہ معزز شخصیات نے شرکت کی۔ ☆ ۲۷ر مارچ کو قادیان میں لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام دارالمسیح، مسجد نور، مسجد ناصر آباد، مسجد ننگل، کاہلواں، بہشتی مقبرہ اور نصرت گرلز کالج میں مثالی وقار عمل ہوا جس میں ۳۰۰ لجنات نے حصہ لیا یہ وقار عمل صبح چھ بجے سے ساڑھے بارہ بجے تک کیا گیا۔

☆ ۳۰ر مارچ لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیر انتظام موضع کوٹ ٹوڈرل میں فری میڈیکل کیمپ لگایا گیا جس میں ۲۰۸ مریضوں کا معائنہ اور مفت ادویات دی گئیں۔ ☆ بفضلہٖ تعالیٰ ہندوستان بھر میں ۲۰ فروری کو مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ، ۲۳ر مارچ کو مجلس انصاراللہ بھارت کے زیر اہتمام جلسہ ہائے یوم مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ اور جماعتوں میں جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بابرکت انعقاد کیا گیا۔

☆ اس کے علاوہ تربیتی اجلاسات کے ذریعہ خلافت احمدیہ پر نظموں اور تقاریر کے مقابلے کروائے جا رہے ہیں۔ ☆ جامعہ احمدیہ قادیان کے طلباء کا تاریخی ٹور مورخہ ۳۰ر جنوری تا ۶ر فروری کو دہلی کا ہوا۔ ☆ مورخہ ۱۸-۱۹ر فروری کو لدھیانہ دارالبیعت اور ہوشیارپور کا ٹور ہوا۔ ☆ مورخہ ۵ر مارچ تا ۸ر مارچ ۱۹ویں سالانہ تقریب منائی گئی۔ ☆ اللہ کے فضل سے اور بھی بہت سے پروگرام صوبائی سطح پر خلافت جوبلی کے پروگرام منعقد کئے جا رہے ہیں جس کی مختصر رپورٹ آئندہ کسی شمارے میں شائع ہوگی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو برکات خلافت سے مستفید فرمائے۔ آمین (قائمقام سیکرٹری خلافت جوبلی کمیٹی)

جیند و حصار سرکل ہریانہ: خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے پروگراموں کو با منصوبہ بند طریق سے بجالانے کے لئے ۵ر جنوری ۲۰۰۸ء کو جیند سرکل اور ۶ر جنوری کو حصار سرکل میں مبلغین معلمین کی ایک میٹنگ کی گئی۔

جہاں خلافت جوبلی کے کاموں کو تمام جماعتوں نے تیزی سے شروع کیا ہے۔ وہاں مخالفت میں بھی شدت پیدا ہوئی۔ چنانچہ اخبار روزنامہ صحافت دہلی ۲۲ر جنوری کی اشاعت میں لکھتا ہے:

’’تھانہ بھون ۲۱ر جنوری (صحافت بیورو) کیا ہم جب بیدار ہونگے تب ہریانہ کے ہر قریہ اور ہر گاؤں میں قادیانی کا شجرہ ممنوعہ اپنی جڑوں کو گہرائی تک مضبوط کر لے گا۔ تب ہماری مثال اس کسان کی مانند ہوگی جو چڑیوں کے کھیت چگنے کے بعد ہش ہش کرتا رہ جاتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار انجمن اوقاف کے سیکرٹری جنرل حافظ محمد سالم نے کیا۔ انہوں نے قوم کو قادیانیوں کے خطرناک عزائم سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ آئندہ ۲۶ر مئی کو قادیانی قصبہ قادیان میں مرزا غلام احمد قادیانی کا یوم وفات منا رہے ہیں یہ ان کا ایک صد سالہ پروگرام ہے جس میں پوری دنیا سے ان کے پیروکار آئینگے۔ ہر قادیانی کی حقیقی کوشش یہ ہے کہ ریاست ہریانہ کے ہر شہر سے فی گاؤں ۵۰ آدمی اس میں شرکت کریں۔ تاکہ وہ دنیا کو خلق کثیر کا منظر دکھا سکیں۔ بھروسہ مند ذرائع کے مطابق اس کام کے لئے قادیانی صاحبان نے ہریانہ کے ۲۰ اضلاع میں صدر دفاتر قائم کئے ہیں ان کے ذیل میں ہر تحصیل اور پھر اس کے زیر انتظام دیہات میں مبلغ چھوڑے گئے ہیں۔ انجمن سیکرٹری نے کہا کہ اس مرتبہ انہوں نے قادیانی کے اصل مشن یعنی غلام احمد قادیانی کی نبوت کو اور اپنے رفاہی کاموں کو اپنی غلاظتوں پر پردہ ڈال کر پیش کیا ہے ایک طرف وہ مسلم بے روزگاروں اور اَن پڑھوں کی فہرست تیار کر رہے ہیں اور دوسری طرف غریب مسلمانوں کی مالی امداد بھی کر رہے ہیں۔ اسی دوران بے عمل مسلمانوں کو روزہ نماز کی تلقین بھی کر رہے ہیں۔ تشویشناک پہلو یہ ہے کہ قادیانی اس بار کسی مسلم تنظیم کی برائی بھی نہیں کر رہے ہیں بلکہ دیوبندی، بریلویوں کی مانند خود کو بھی مسلم سماج سے ہی وابستہ ایک فرقہ ثابت کر رہے ہیں۔ دیہات میں یہ کوشش اتنی زبردست ہے کہ اپنی مثال آپ ہے مسلم مزدوروں والے سوت کے کارخانے ان کے خاص نشانے ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حافظ سالم نے کہا کہ قادیانی کی اس زوردار سعی کے مقابلہ ہماری اپنی کوشش ۱۰۰ واں حصہ بھی نہیں ہے۔ ہریانہ میں کام کرنے والی مبینہ سماج تنظیمیں جمعیت علماء ہند، مجلس تحفظ ختم نبوت، شاہ ولی اللہ اور علاقائی ارباب مدارس غرضیکہ سبھی خاموش ہیں۔ قادیانی ہزاروں صفحات پر مشتمل لٹریچر تقسیم کر رہے ہیں اور

ہم نے کوئی ایک صفحہ بھی نہیں چھاپا ہے انہوں نے اعتراف کیا کہ بے شک گذشتہ ۲۵ دسمبر کے جلسہ میں ہم کچھ کامیاب رہے لیکن پھر محو خواب ہو گئے اور ابھی تک کروٹ نہیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اگر چند لاکھ پمفلٹ رائج الوقت زبانوں میں عام مسلمانوں تک پہنچ جائیں تو یہ بڑی خدمت ہوگی اور اس پمفلٹ میں صرف یہ مضمون ہو کہ مسلمانوں کا کوئی بھی فرقہ قادیانیوں کو مسلم نہیں مانتا نیز اس پر چند بڑے اداروں اور معروف شخصیات اور متعلقہ علاقائی مستند علماء کے فون نمبر بھی ہوں۔ انہوں نے افسوس ظاہر کیا کہ ہم نے ختم نبوت کے عقیدہ کو ہریانہ کے پردہ گوشہ میں نہیں پہنچایا ہے جو بڑا جرم ہے۔ جبکہ منکرین نبوت چہار دانگ عالم میں ڈنکا بجا رہے ہیں۔ ملی رہنما کی کمزوری یہ ہے کہ وہ اپنے منصوبوں کا آندھی کی طرح اعلان کرتے ہیں اور پانی کی مانند گزار دیتے ہیں۔ بالتدریج اور دیرپا کام کرنے کے وہ عادی نہیں ہیں۔"

یہ وہ خبر تھی جس کے بعد اس علاقہ میں ان مخالف لوگوں نے اشتہارات کے ذریعہ لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی۔ ہم لوگوں نے بھی اس کے جواب میں اشتہارات ان تمام دیہاتوں میں پھیلا دیئے۔ چنانچہ باوجود مخالفت کے خلافت جوبلی کے درج ذیل پروگرام ہوئے ہیں۔

جلسہ یوم مصلح موعودؓ: مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام جیند سرکل میں اور سرکل حصار کی ۱۰ جماعتوں میں شاندار جلسے ہوئے۔

جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام: مجلس انصار اللہ کے زیر انتظام جیند اور حصار کی ۲۱ جماعتوں میں جلسے ہوئے۔

جلسہ پیشوایان مذاہب: مورخہ ۲۳ / مارچ کو ضلع روہتک میں لکھن ماجرہ مقام پر جلسہ پیشوایان مذاہب محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم دعوت الی اللہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ محترم وسیم احمد صاحب کی تلاوت اور محمد اسحٰق صاحب معلم سلسلہ کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نے جماعت کا تعارف کرایا۔ جلسہ میں مہمان خصوصی کے طور پر سابق مرکزی وزیر چاند رام شامل ہوئے اور جلسہ کے انعقاد پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ ہندو مذہب سے تعلق رکھنے والے درج ذیل نمائندگان نے تقاریر کیں۔ ماسٹر بلونت صاحب سنستھا پک ہریانہ امبیڈکر سنگھرش سمیتی، ڈاکٹر گجر سندور ماسنت روپ داس، امر روپ آشرم کنواڑہ۔ شری یوگی راج مہاراج، ماسٹر کرشن لال چاندی، منجیت سنگھ دیا۔

مذہب اسلام کی نمائندگی میں محترم مولانا ایوب علی خان صاحب مبلغ انچارج ہریانہ نے تقریر کی آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آپس کے بھائی چارہ کے پیغام کو خصوصی طور پر پیش کیا۔ آخر میں محترم ناظر صاحب دعوت الی اللہ بھارت نے صدارتی خطاب فرمایا۔ دُعا کے ساتھ یہ پروگرام ختم ہوا۔ جلسہ سے قبل اور بعد میں کئی اخبارات نے تفصیل کے ساتھ خبریں اور فوٹوز شائع کیں۔ اس طرح ہزاروں افراد تک احمدیت کا اور خلافت جوبلی کا پیغام پہنچا۔

پریس کانفرنس: ۲۴ / مارچ کو جیند مشن میں ایک پریس کانفرنس زیر صدارت محترم ناظر صاحب دعوت الی اللہ بھارت منعقد ہوئی۔ محترم ناظر صاحب دعوت الی اللہ نے پریس نمائندگان کے تسلی بخش جوابات دیئے۔

بلڈ ڈونیشن کیمپ: ۲۵ / مارچ کو جیند مشن میں بلڈ ڈونیشن کیمپ لگایا گیا۔ جس کا افتتاح محترم "برج بھوشن کوشک" ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر جیند نے کیا۔ آپ کے ساتھ چیئر مین ضلع پریشد، سیکرٹری ریڈ کراس بھی شامل تھے۔ اس کے ساتھ ہی ایک خصوصی جلسہ بھی منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت محترم ناظر صاحب دعوت الی اللہ نے کی۔ مکرم مولوی ایوب علی صاحب مبلغ انچارج کی تلاوت اور مکرم اعجاز احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نے جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا اور بتایا کہ جماعت احمدیہ اس سال خلافت جوبلی کی خوشی میں یہ پروگرام منعقد کر رہی ہے۔ اس کے بعد ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ احمدیہ مسلم جماعت کی طرح اگر ہر انسان کے اندر خدمت کا جذبہ پیدا ہو جائے تو دنیا کا نقشہ ہی کچھ اور ہو۔ آپ نے خون دینے والے نوجوانوں کو بتایا کہ یہ بھی ایک خدمت کا کام ہے آپ کو اس کا کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ بلکہ ۷۲ گھنٹوں میں یہ کمی پوری ہو جاتی ہے۔ چیئر مین ضلع پریشد، شہر کی M.C اور ریڈ کراس کے سیکرٹری نے بھی نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کی۔ بعدہٗ محترم ناظر صاحب دعوت الی اللہ نے تفصیلی خطاب فرمایا۔ اس پروگرام میں شہر کی کئی معزز شخصیات شامل ہوئیں۔ آخر پر محترم ناظر صاحب دعوت الیٰ اللہ نے معززین کو خلافت جوبلی کے لوگو والے تحائف اور ٹرافیاں دیں۔ مہمانوں کی ریفریشمنٹ اور کھانے کا انتظام بھی تھا۔ ۳۲ نوجوانوں نے خون کا عطیہ دیا۔ جس میں شہر کے دو معزز ہندوؤں کے بیٹے بھی ہیں۔ اس کیمپ کی اخبارات TV چینل NIR اور D.D. News ہریانہ نے وسیع پیمانے پر خبریں نشر کیں۔

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ۲۷ / مارچ کو بعد نماز مغرب و عشاء احمدیہ مسجد بوڑھیا کھیڑہ میں محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد محترم مولوی ایوب علی صاحب نے تقریر کی اور پھر صدر اجلاس نے خطاب فرمایا۔ آپ نے تمام احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلائی۔ دُعا کے ساتھ یہ جلسہ برخاست ہوا۔

پریس کانفرنس حصار سرکل: ۲۶ / مارچ کو احمدیہ مشن بوڑھیا کھیڑا میں پریس کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن نے کی آپ نے پریس کانفرنس میں اخباری نمائندگان کے تسلی بخش جوابات دیئے۔ اس پریس کانفرنس اور اگلے روز ہونے والے بلڈ ڈونیشن کیمپ کی خبروں کو اخبارات نے تفصیل کے ساتھ شائع کیا۔ اخباری نمائندگان کو محترم مولانا صاحب نے جماعت کی طرف سے خلافت جوبلی کے لوگو والے تحائف عطا فرمائے اور ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ پیغام صلح کا ہندی ترجمہ میتری سندیش بھی دیا۔ کئی اخباری نمائندگان نے برملا اظہار کیا کہ آپ کے خلاف تو دیو بند سے اور دوسری جگہوں سے ہمیں بہت لٹریچر اور C.D دیئے گئے ہیں لیکن آپ کی باتیں سُن کر ہم حیران ہیں آپ بھی ہمیں تفصیلی لٹریچر دیں۔ اس پریس کانفرنس سے ہزاروں لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔

بلڈ ڈونیشن کیمپ و تبلیغی جلسہ: ۲۷ / مارچ کو احمدیہ مشن بوڑھیا کھیڑہ میں بلڈ ڈونیشن کیمپ لگایا گیا۔ جس کا افتتاح کے آر بشنوئی چیف میڈیکل افسر فتح آباد نے کیا آپ کے ساتھ چیئر مین سیکرٹری ریڈ کراس اور کئی ڈاکٹرز صاحبان شامل تھے۔ اس کے ساتھ ہی ایک تعارفی جلسہ بھی منعقد ہوا۔ جس کی صدارت محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی نے کی۔ مکرم شیخ مجاہد احمد شاستری اُستاد جامعہ احمدیہ و ایڈیٹر رسالہ راہ ایمان کی تلاوت اور منصور احمد صاحب معلم سلسلہ کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نے جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا۔ ڈاکٹر صاحبان نے علی الترتیب تقاریر کیں اور جماعت کے اس کام کی بہت تعریف کی۔ جن میں ڈاکٹر این کے گوئل P.H.D، ڈاکٹر بلوا D.P.M، ڈاکٹر سریندر شورا شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ستبیر سنگھ صاحب ایڈووکیٹ، شری بھگوان داس، بلدیو سنگھ چیئر مین نے بھی تقاریر کیں۔ چیئر مین نے اپنی تقریر میں کہا کہ:

مجھے افسوس ہے اُن لوگوں پر جو آپ کے کاموں کو دیکھ کر آپ کی مخالفت کرتے ہیں۔ انہوں نے تو آپ کی مخالفت میں اپنا خون جلا دیا ہے کاش وہ بھی اس طرح عطیہ خون کا کیمپ لگا کر دُکھی انسانیت کی خدمت کے جذبہ سے کام کرتے تو کتنا ہی اچھا ہوتا C.M.O صاحب نے کہا خون عطیہ کرنا ایک بہت اچھا کام ہے اس سے یہ بات بھی صاف ہوتی ہے کہ ہم سب کا خون ایک ہے نہ جانے آپ لوگوں کا خون کتنے ہندوؤں اور کتنے سکھوں اور عیسائیوں کو لگے گا۔ سماج سے اس طرح نفرت ختم ہوتی ہے۔ آخر پر محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم نے خطاب فرمایا اور جماعت کا مقصد بتاتے ہوئے سورہ فاتحہ کے حوالہ سے حاضرین کو بہت ہی قیمتی باتیں بتائیں۔ اس کیمپ کی خبریں بھی سات اخبارات نے بڑی تفصیل کے ساتھ شائع کیں اور بعض اخبارات نے فوٹوز بھی لگائے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ بوڑھیا کھیڑہ میں جو مشن و مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ مسجد نہ بننے دینے پر غیر احمدیوں کی طرف سے روکنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی۔ کئی الزامات لگائے گئے وہاں کے حکام کو جماعت کے خلاف ورغلانے کی کوشش کی گئی لیکن الحمدللہ آج ہم نے وہاں نہایت ہی کامیاب پروگرام منعقد کیا ہے۔ جس کا میڈیا نے بھی ذکر کیا۔

فری ہومیوپیتھی میڈیکل کیمپ: ۲۷ / مارچ کو بوڑھیا کھیڑہ، ۲۹ / مارچ کو جماعت احمدیہ سمپن میں، ۲۵ / مارچ کو جیند مشن میں ہومیوپیتھی کیمپ لگایا گیا۔ نیز ہر اتوار کو جیند مشن میں درجنوں مریض آکر دوائی حاصل کرتے ہیں۔

اللہ کرے ان تمام پروگراموں کے بہت اچھے اور دیرپا اثرات ظاہر ہوں اور خلافت جوبلی کے بعد حیرت انگیز طور پر جماعت کی ترقی ہو۔ (طاہر احمد طارق مبلغ سلسلہ جیند و حصار سرکل ہریانہ)

دوسرا اجتماع واقفین نو تامل ناڈو نارتھ زون

۲۷ / جنوری کو واقفین نو تامل ناڈو نارتھ زون کا دوسرا اجتماع چنئی میں منعقد ہوا۔ افتتاحی اجلاس زیر صدارت مکرم ایم بشارت احمد زونل امیر تامل ناڈو نارتھ زون منعقد ہوا۔ اجتماع میں مکرم ایچ مبارک احمد صاحب سیکرٹری وقف نو چنئی نے استقبالیہ تقریر کی۔ مکرم ایم نعیم احمد صاحب زونل سیکرٹری وقف نو نے اپنی تقریر میں بتایا کہ وقف نو کا پہلا صوبائی اجتماع ۱۴ / ستمبر ۲۰۰۳ء کو اور وقف نو اجتماع چنئی مورخہ ۱۰ / اکتوبر ۲۰۰۴ء کو اور وقف نو نارتھ زون کا پہلا اجتماع ۲۵ / جولائی ۲۰۰۵ء کو بمقام چنئی میں ہوا تھا۔ مکرم موصوف نے پہلے نارتھ زون وقف نو اجتماع کے موقعہ پر مرسلہ حضور انور کا خط پڑھ کر سنایا۔ یاد رہے تامل ناڈو نارتھ زون میں کل ۵۲ واقفین نو بچے ہیں۔ مکرم زونل امیر صاحب نے صدارتی خطاب کے بعد اجتماع دعا ہوئی۔

دوسرے اجلاس کی کاروائی زیر صدارت مکرم ایم نور الامین صاحب صدر جماعت احمدیہ کوئمبتور شروع ہوئی۔ جس میں واقفین کے علمی مقابلے ہوئے نماز ظہر و عصر کے بعد ورزشی مقابلے ہوئے۔ اجتماع کا آخری اجلاس بطور جلسہ سیرت النبی جماعتی سطح پر ہوا۔ اس میں مکرم امیر صاحب زونل کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ مکرم مولوی مزمل احمد صاحب مبلغ سلسلہ چنئی، مکرم مولوی محمود احمد صاحب مبلغ سلسلہ سینٹ طامس ماؤنٹ اور آخر پر مکرم ایم بشارت احمد صاحب زونل امیر نارتھ زون نے تقریر کی۔ اجتماع میں مقابلہ جات میں شامل ہونے واقفین نو بچوں کو انعامات اور سرٹیفکیٹ دیئے گئے۔ نیز مکرم ایچ مبارک احمد صاحب سیکرٹری وقف نو چنئی اور مکرم محمد آنند صاحب سیکرٹری وقف نو کوئمبتور کو خصوصی انعامات دیئے گئے۔ اجتماع میں چنئی کے تمام واقفین نو بچے اور بچیاں اور ان کے والدین کے علاوہ جماعت احمدیہ کوئمبتور، ترویور، تروچی جماعتوں سے بھی واقفین نو اور ان کے والدین شامل ہوئے۔ حاضرین کے دوپہر اور رات کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔

(ایم نعیم احمد زونل سیکرٹری وقف نو تامل ناڈو نارتھ زون)

☆☆☆☆☆

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت 17308:: میں اعجاز احمد ملک ولد محمد صلاح الدین ملک قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 43 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7/10/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 4100 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ افتخار احمد ملک　　العبد اعجاز احمد ملک　　گواہ سید راشد مجید

وصیت 17309:: میں سعیدہ اعجاز زوجہ اعجاز احمد ملک قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7/10/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ 11000 روپے بذمہ خاوند۔ زیورات طلائی: انگوٹھی دو عدد، ہار کا سیٹ ایک عدد، ٹیکہ ایک عدد، بالیاں دو جوڑی، نتھ ایک عدد۔ کل وزن 27.540 گرام قیمت اندازاً 25586 روپے۔ زیور نقرئی: 66 گرام قیمت اندازاً 1122 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خوردونوش ماہانہ 600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ اعجاز احمد ملک　　الامۃ سعیدہ اعجاز　　گواہ افتخار احمد ملک

وصیت 17310:: میں افتخار احمد ملک ولد محمد صلاح الدین ملک قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 3/10/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 180 کویتی دینار ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ اعجاز احمد ملک　　العبد افتخار احمد ملک　　گواہ مظفر عالم

وصیت 17311:: میں بشریٰ افتخار زوجہ افتخار احمد ملک قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 3/10/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ 15000 روپے بذمہ خاوند۔ زیور طلائی: ہار مع پینڈل ایک عدد، بالیاں 3 جوڑی، انگوٹھی دو عدد، کڑے دو عدد، گوکا۔ کل وزن 45.670 گرام۔ قیمت اندازاً 39000 روپیہ۔ زیور نقرئی 111.50 گرام قیمت اندازاً 1951 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خوردونوش ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ افتخار احمد ملک　　الامۃ بشریٰ افتخار　　گواہ اعجاز احمد ملک

وصیت 17312:: میں زلیخی حسن کے زوجہ محمد حسن وی ایم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 43 سال پیدائشی احمدی ساکن پینگاڑی ڈاکخانہ پینگاڑی ضلع کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4/9/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ غیر منقولہ: ساڑھے بارہ سینٹ زمین اور اس میں ایک گھر قیمت اندازاً 2000000 روپے۔ زیورات طلائی: ہار ایک عدد، چوڑیاں پانچ عدد، انگوٹھی تین عدد۔ کل وزن 124 گرام۔ جس کی قیمت اندازاً 108128 روپے۔ حق مہر 15000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی ایم محمد　　الامۃ زلیخی حسن کے　　گواہ ایچ زینب

وصیت 17313:: میں محمد شفیق کے این ولد محمد اشرف کے این قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7/10/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 350 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ جے این وسیم احمد　　العبد محمد شفیق کے این　　گواہ محمد انور احمد

وصیت 17314:: میں ایم پی محمد حنیف ولد ایم پی موئیدین کویا قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 24 سال تاریخ بیعت 2000ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11/10/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ زین الدین حامد　　العبد ایم پی محمد حنیف　　گواہ شریف احمد

وصیت 17315:: میں جلیل اختر ولد سید ظہیر الدین احمد قادری قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 58 سال تاریخ بیعت 1991ء ساکن باغملی ڈاکخانہ حاجی پور ضلع ویشالی صوبہ بہار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 14/9/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ زمین 2820 اسکوائر فٹ محلہ باغملی میں واقع ہے (وارڈ نمبر 3)۔ زمین 1137 اسکوائر فٹ بمقام برہ تبرہ وارڈ نمبر 2 میں واقع ہے۔ زمین 1805 اسکوائر فٹ بمقام ایضاً۔ 237 اسکوائر فٹ زمین بمقام ایضاً۔ جس کی موجودہ قیمت اندازاً 1400000 روپے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 14000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شیخ ہارون رشید　　العبد محمد جلیل اختر　　گواہ سید محمد آفاق احمد

وصیت 17316:: میں محمد جبیر ولد محمد غلام نبی قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7/10/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 360 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ملک محمد مقبول طاہر　　العبد محمد جبیر　　گواہ ایم ابوبکر

وصیت 17317:: میں ایم اقبال احمد ولد ایم عبد الحمید قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 6/10/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی

مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 360 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ملک محمد مقبول طاہر — العبد ایم اقبال احمد — گواہ سلطان احمد ظفر

وصیت 17318:: میں آصف خان ولد منشی خان قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال تاریخ بیعت 2003ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 7/10/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 360 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ملک محمد مقبول طاہر — العبد آصف خان — گواہ سلطان احمد ظفر

وصیت 17319:: میں پی۔کے نوشاد ولد پی کے عثمان قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 21 سال تاریخ بیعت 2004ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 6/10/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 360 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ملک محمد مقبول طاہر — العبد پی کے نوشاد — گواہ سلطان احمد ظفر

وصیت 17320:: میں نورالدین خان ولد بشیر الدین خان قوم احمدی پیشہ طالب عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 7/10/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 360 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ملک محمد مقبول طاہر — العبد نورالدین خان — گواہ سلطان احمد ظفر

وصیت 17321:: میں نورالدین خان نیرج ولد گھورے خان قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 20 سال تاریخ بیعت 2003ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 9/10/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 360 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ملک محمد مقبول طاہر — العبد نورالدین خان نیرج — گواہ سلطان احمد ظفر

وصیت 17322:: میں شیخ اسحاق علی ولد شیخ ایوب علی قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 9/10/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ اظہر الدین خان — العبد شیخ اسحاق علی — گواہ ایم ابوبکر

وصیت 17323:: میں ماجد حمید ولد عبدالحمید عاجز قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 8/10/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 360 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ملک محمد مقبول طاہر — العبد ماجد حمید — گواہ سلطان احمد ظفر

وصیت 17324:: میں ناصر احمد کے اے ولد عبداللہ کے پی قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 7/10/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 360 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ملک محمد مقبول طاہر — العبد ناصر احمد کے اے — گواہ سلطان احمد ظفر

وصیت 17325:: میں ناصر احمد بٹ ولد عبدالرشید بٹ قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 8/10/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 360 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ملک محمد مقبول طاہر — العبد ناصر احمد بٹ — گواہ سلطان احمد ظفر

وصیت 17326:: میں شیخ خالد احمد ولد شیخ محمود علی قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 6/10/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 360 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ملک محمد مقبول طاہر — العبد شیخ خالد احمد — گواہ سلطان احمد ظفر

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

بھارت میں خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی تقریبات کی وسیع پیمانہ پر اشاعت

الحمدللہ کہ تمام بھارت میں صد سالہ یوم خلافت کی وسیع پیمانہ پر تشہیر و اشاعت ہوئی ہے ہر شمارہ میں کسی نہ کسی صوبہ کی اشاعت کا ذکر کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

کرناٹک: کرناٹک کے درج ذیل اخبارات نے ۲۷ مئی کے پروگرام کی اشاعت کی ہیں۔

Deccan Herald (گلبرگہ ایڈیشن)، The Hindu (بنگلور)، انڈین ایکسپریس بنگلور، دی ٹائمز آف انڈیا بنگلور ایڈیشن، روزنامہ سنجے وانی (کنڑا)، روزنامہ واستو وانی (کنڑا)، روزنامہ نامنند ا (کنڑا)، روزنامہ نویکا (کنڑا)، روزنامہ وجیا (کنڑا)، روزنامہ کنڑا جناترم (کنڑا)، روزنامہ منوبھرانی (کنڑا)، Mid day (انگلش)، روزنامہ پاسبان (اردو)، رائے چور وانی ۔گلبرگہ، روزنامہ سدی مالا (کنڑا)، پرجاوانی (کنڑا)، کنڑا پربھاکر گلبرگہ

ان میں سے چند ایک اخبار کے تراشہ جات بطور نمونہ ذیل میں شائع کیا جا رہے ہیں۔ (ادارہ)

روزنامہ دی ہندی (انگلش) بنگلور مورخہ 9/جون 2008ء صفحہ 6

Educate youth on secular ideals: Nayak

صفحہ 6

'Naxalism, extremism should not be viewed as a law and order problem'

Staff Reporter

BANGALORE: Communal and divisive forces in the country have found easy targets in youth, who are being indoctrinated in extremist ideas and in the language of prejudice, S.R. Nayak, chairman of the Karnataka State Human Rights Commission, has said.

Speaking at an "Inter-religious conference on national integration," organised by the Ahmadiyya Muslim community of Karnataka on Sunday, Mr. Nayak said it was crucial that the youth of the country are educated about the ideals of secularism and liberty of expression, faith and worship as embodied in the Constitution.

Even after six decades of Independence, and despite the efforts of human rights groups, educationists, social workers and policy-makers, regional conflicts and extremism were spreading geographically, Mr. Nayak said, and added that "dialogues and reconciliation are not possible until our people rediscover an Indian nationalism that does not provoke exclusion, bigotry and violence."

He said that the area of operation of terrorists and naxalites had been expanding, posing a threat to internal security.

"The recent arrest of terrorists in Karnataka has shattered the image of the State as a safe place. Our intelligence agencies have already warned us that coastal Karnataka has become a hub of 'sleeper cells' of terrorist groups."

Naxalism and extremism, however, should not be viewed as a mere law and order problem, but need to be understood as a product of the socio-economic imbalances in society, he said. "Unless poverty and social and economic inequity are not eliminated, the disturbing trend in religious conflicts and extremism is here to stay." Despite the growth in wealth through liberalisation and globalisation, there has been no change in economic disparity. "So long as the State denies social and economic benefits of development to the majority of its people, it is impossible to sustain social harmony and peace," he said. Leaders of various communities attended the conference.

FOR HARMONY: (From left) President of Jamaath Ahmadiyya Muslim Mission Mohammed Shafiullah; Moulana Mohammad Umar; Kareemuddin Shahid and Burhan Ahmad Zafar at an 'Inter-religious conference on national integration,' in Bangalore on Sunday. – PHOTO: V. SREENIVASA MURTHY

روزنامہ ڈیکن ہیرالڈ (انگلش) مورخہ 7/جون 2008ء صفحہ 3

UN Peace awardee Prof Vijay Swamy Rao (right) having a word with State Human Rights Commission Chairman Dr S R Nayak at the Khilafat centenary celebration in Bangalore on Sunday.

Ahmadiya Khilafat centenary on June 8

DH News Service

[illegible] The Ahmadiyya Muslim community of Karnataka will [illegible] the Khilafat Centenary Celebrations of the world wide Ahmadiyya Muslim Jamaat on June 8 in Bangalore.

An inter-religious conference on National Integration will also be held on the occasion.

The centenary celebrations will be held at 10 am and the [illegible] at 5 pm both at the Town Hall.

President of the Ahmadiyya Muslim Mission M Shafiullah said [illegible] respected religious scholars of Hindu, Muslim, Sikh, Christian and [illegible] community will expound the virtues of their [illegible] [illegible] God and brotherhood of mankind.

The Ahmadiya Community which was established [illegible] Hazrat Mirza Ghulam Ahmed [illegible] adhering to the most [illegible] Islamic ideologies and beliefs, [illegible] Allah has revealed in the holy Quran.

The Ahmadiyya is a religious organisation, international in scope, with branches in over 190 countries in Africa, North America, Asia, Australia and Europe.

The community [illegible] respect towards [illegible] [illegible] the [illegible] of the Holy [illegible] [illegible]

Karnataka State Human Rights Commission Chairman Justice S R Nayak will be the chief guest for the [illegible] events.

روزنامہ دی ٹائمز آف انڈیا (انگلش) بنگلور مورخہ 9/جون 2008ء صفحہ 7

Embracing all faiths alike

Community Celebrates Centenary Of Islamic Renaissance

TIMES NEWS NETWORK

Bangalore: The Karnataka unit of the Ahmadiyya Muslim Mission celebrated the centenary of the community's khilafat — the renaissance of Islam — on Sunday. The focus was on religious tolerance and service to humanity.

Community leaders spoke on the establishment of the community and traced its activities over the past 100 years. "Ahmadiyya Muslims are spread over 190 countries. The community is focusing on education, healthcare and other humanitarian services," Md Shaffiulla, president of the mission's Karnataka and Goa units, said.

Established by Hazrath Mirza Ghulam Ahmed in 1889 in Qadian in Punjab, the Ahmadiyya community advocates peace, tolerance and love among followers of different faiths. The khilafat, a divine system of leadership in the Ahmadiyya community, was established after the death of its founder in 1908.

According to the community leaders, the Ahmadiyya khilafat stands in contrast with aspirations of Muslim groups that work towards political or militaristic dominance. The community has taken up humanitarian services through a London-headquartered institution, Humanity First.

Ghulam Ahmed had, in 1901, called for a jihad of the pen in place of the jihad by sword. The jihad has been waged against ignorance, disease, hunger and immorality. The community believes in prophets of all religions and capped the celebrations with an inter-religious conference on national integration. *Sarva dharma samvelanas* have been organized by them since 1921. Scholars in Hinduism, Islam, Sikhism and Christianity spoke during the conference, which had Justice S R Nayak, chairperson of the SHRC, as chief guest.

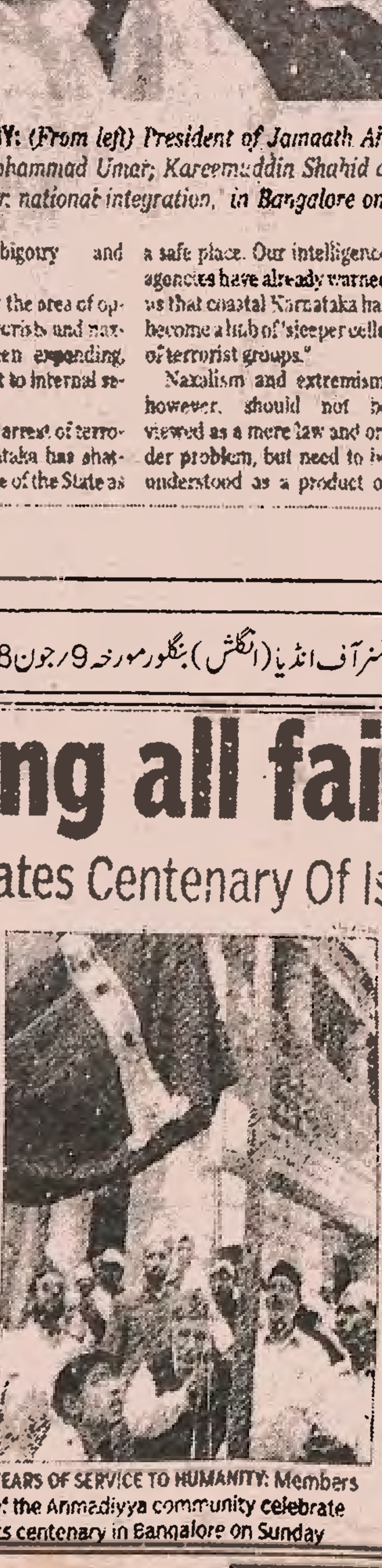

YEARS OF SERVICE TO HUMANITY: Members of the Ahmadiyya community celebrate its centenary in Bangalore on Sunday

روزنامہ انڈین ایکسپریس (انگلش) بنگلور مورخہ 9/جون 2008ء صفحہ 2

Muslim meet stresses tolerance

Express News Service
Bangalore, June 8

KARNATAKA State Human Rights Commission Chairman Justice S R Nayak on Sunday said extremism and terrorism should not be viewed [illegible] [illegible]

ಇಸ್ಲಾಂ ಧರ್ಮದಲ್ಲಿ ಉತ್ತರಾಧಿಕಾರ (ಖಿಲಾಫತ್) ವ್ಯವಸ್ಥೆ

The Holy Prophet Muhammad (saw) prophesied that the Promised Messiah (as) would be raised near a white minaret, east of Damascus. This prophecy was fulfilled with the advent of the Promised Messiah (as) from Qadian, India, a city directly east of Damascus.

Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad (as) (1835-1908)

Hadhrat Hakim Maulvi Nuruddin Sahib (ra) (1841-1914) | Hadhrat Mirza Bashiruddin Mahmud Ahmad (ra) (1889-1965) | Hadhrat Hafiz Mirza Nasir Ahmad (ru) (1909-1982) | Hadhrat Mirza Tahir Ahmad (ru) (1928-2003) | Hadhrat Mirza Masroor Ahmad (B: 1950)

[illegible]

... 27 ಮೇ 2008 ...

... 1889 ... 1908 ...

[illegible]

خلافت جوبلی مبارک صد مبارک

حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کے غلام اور عاشق صادق امام مہدی علیہ السلام مرزا غلام احمد قادیانی کے پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کی خدمت میں آج 27 مئی 2007 کو خلافت کے 100 سال مکمل ہونے پر مبارک صد مبارک۔

حضرت محمد عربی ﷺ کی شان میں حضرت امام مہدی فرماتے ہیں کہ "اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی ہے یعنے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جو اعلیٰ و افضل اور سب نبیوں سے اتم و اکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیر الناس ہیں۔ جن کی پیروی سے خدائے تعالیٰ ملتا ہے۔ اور ظلماتی پردے اٹھتے ہیں۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ تمام رسولوں سے بہتر اور مرسلین سے افضل اور خاتم النبیین ہیں اور ہر آنے اور گزرے ہوئے انسان سے افضل ہیں۔" (آئینہ کمالات اسلام)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ امت مسلمہ کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین

(عالمگیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

[illegible]

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 57 | Thursday | 17 July 2008 | Issue No. 29

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اسی لئے مبعوث فرمایا ہے تا اسلام کا خوبصورت چہرہ لوگوں کو دکھائے اور اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی اسلام کا حقیقی چہرہ دکھا سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس سال خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ اور جماعت کے تعارف کی دنیا میں ایک ہوا چلائی ہے جو خدا کی تائید کے بغیر ممکن نہ تھا اگر ہم کوشش بھی کرتے تو ایسے آپ کا تعارف اور آپ کی آمد کا اعلان نہ کر سکتے

امریکہ اور کینیڈا کے کامیاب جلسہ سالانہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۱ر جولائی ۲۰۰۸ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد وتعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جیسا کہ احباب جماعت کے علم میں ہے گزشتہ دنوں میں امریکہ اور کینیڈا کے جلسہ میں شمولیت کے لئے سفر پر گیا تھا جلسے کے علاوہ دیگر پروگرام بھی تھے، غیروں میں بھی اسلام کی خوبصورت تعلیم پہنچانے کی توفیق ملی۔ اس کا مثبت ردّعمل بھی ان پر ہوا جنہوں نے یہ باتیں سنیں اور جماعت کا تعارف بھی ہوا اسلام کے متعلق جوان کے دل میں شبہات تھے دور ہوئے مجموعی طور پر یہ سفر اللہ تعالیٰ کی برکتوں کو سمیٹے ہوئے تھا۔ اللہ تعالیٰ اپنوں اور غیروں میں دور رس نتائج پیدا فرمائے۔ یہ تمام اثرات جو اپنوں اور غیروں میں سننے اور مشاہدہ کرنے میں ملے اور اسلام کے بارے میں شکوک دور ہوئے یقیناً قرآن حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام دلوں پر اثر کرتا ہے لیکن اگر خدا تعالیٰ کی مرضی اور منشاء نہ ہو تو یہی کلام خسارے کے علاوہ کسی چیز میں نہیں بڑھاتا۔ پس دلوں کا کھولنا ان میں اثر پیدا کرنا یہ بھی خدا تعالیٰ کا کام ہے اور جب وہ چاہے ایسا ماحول اور حالات پیدا کرتا ہے کہ کوئی بات اثر کرتی ہے۔ پس اس زمانے میں خدا تعالیٰ نے چاہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسلام کا پیغام دنیا تک پہنچے اور پھر جو نیک فطرت ہوں اسے قبول کریں اور کم از کم یہ اثر ضرور ہوتا ہے کہ مخالفین اسلام دشمنی سے باز آجائیں۔ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اسی لئے مبعوث فرمایا ہے تا اسلام کا خوبصورت چہرہ لوگوں کو دکھائے اور اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی اسلام کا حقیقی چہرہ دکھا سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اب یہ مقدر کر دیا ہے کہ اسلام کا حسن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کے ذریعہ سے دنیا میں ظاہر ہو۔ آپ کو الہام ہوتا ہے کہ آسمانی تائیدیں ہمارے ساتھ ہیں۔ پس جب آسمانی تائیدیں ساتھ ہوں تو نیک نتائج نکلا کرتے ہیں۔ آج اگر اسلام کی تعلیم کا لوگوں پر اثر ہوتا ہے تو یہ اس لئے ہے کہ آسمانی تائیدات کے ساتھ خدا تعالیٰ وعدہ پورا فرما رہا ہے۔ پس یہ نظارے جو ہم نے دورے کے دوران دیکھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے بارے میں عمدہ تأثرات کا اظہار کیا جا رہا ہے اور اسلام کی حقیقی تعلیم کے بارے میں بغیر کسی تبصرے کے انہی الفاظ میں بیان کیا جا رہا ہے جو ان کو بتائی گئی ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی خاص تائید ہے ورنہ ان ملکوں کے لوگ تو آزاد خیال اور بڑائی اپنے دلوں میں رکھنے والے ہیں باتوں کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے والے ہیں اسلام کے خلاف ہر بات کو ہوا دی جاتی ہے۔ پس بغیر کسی خاص کوشش اور خرچ کئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو جب دنیا میں سنا جاتا ہے آپ کا نام عزت واحترام سے لیا جاتا ہے آپ کے خلفاء کے ساتھ بھی غیر عزت سے پیش آتے ہیں، آپ کی جماعت کی تعریف کرتے ہیں تو یہی تائیدی نشانات ہیں جن کا مشاہدہ میں نے اپنے اس دورے کے دوران بھی کیا۔ بلکہ ان ملکوں کے رہنے والے احمدیوں نے بھی کیا۔ اخبارات اور دوسرے میڈیا نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اسلام کے حقیقی پیغام کو کوریج دی اور لوگوں تک پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے فرمایا تھا کہ میں تجھے عزت کے ساتھ شہرت دوں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ آپ کے ساتھ ہے کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا یہ بھی ہم دنیا کے ہر ملک اور براعظم میں پورا ہوتا دیکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس سال خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ اور جماعت کے تعارف کی دنیا میں ایک ہوا چلائی۔ ہے جو خدا کی تائید کے بغیر ممکن نہ تھا اگر ہم کوشش بھی کرتے تو ایسے آپ کا تعارف اور آپ کی آمد کا اعلان نہ کر سکتے۔ اور پھر خاص طور پر ان ملکوں میں جہاں اسلام کو بڑی تنقید کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

فرمایا: اس سال خلافت جوبلی کے حوالے سے جیسے کہ اللہ نے ایک ہوا چلائی ہے کہ جماعت کا تعارف ہو یہاں کی سٹیٹ نے کھلے دل کا مظاہرہ کرتے ہوئے بعض ممبران کے کہنے پر جماعت کے اس شہر میں جلسے کے حوالے سے خوش آمدید کہنے اور خلافت کے سو سال پورے ہونے پر مبارکباد دینے کے لئے ریزولیوشن پاس کرنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن ایک اسمبلی ممبر نے اعتراض کیا کہ یہ نہیں ہو سکتا یہ واضح کردوں کہ ہماری طرف سے اس بارے میں کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ ان لوگوں کو خود ہی خیال آیا۔ اعتراض کرنے والے نے اس دلیل سے مخالفت کی کہ چونکہ یہ لوگ حضرت عیسیٰ کو خدا نہیں مانتے اس لئے کوئی جواز نہیں کہ ان کو خوش آمدید کہا جائے۔ فرمایا اس کا یہ کہنا بھی اللہ کی تقدیر سے تھا۔ کیونکہ اگر یہ ریزولیوشن خاموشی سے ہو جاتا تو جماعت کی اتنی شہرت نہ ہوتی۔ یہ مخالفت بھی خدا کی تقدیر تھی اس مخالف کے سوال کو اخباروں اور میڈیا نے خوب اچھالا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف بے شمار لوگوں کھڑا کر دیا۔ بہر حال اس ممبر اسمبلی نے ہمارے خلاف جو بات اٹھائی اس نے ایسی فضا پیدا کر دی جو ہمارے حق میں تھی اور اس وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت کا تعارف ہوا اور اخباروں نے جلسے اور خلافت جوبلی کے حوالے سے ہماری بہت خبریں شائع کیں۔ چند دن کے بعد ریزولیوشن بھی ہو گیا اور جو مشہوری اس مخالفت کی وجہ سے ہوئی اگر مخالفت نہ ہوتی تو کبھی نہ ہو سکتی۔ یہ مخالفوں کی جو کوششیں ہمیں نیچا دکھانے کے لئے ہوتی ہیں وہی ہمارے تعارف و مشہوری کا باعث بن جاتی ہیں۔

فرمایا: آج دنیا کے کئی ممالک میں جماعت کی مخالفت زوروں پر ہے اس سے ان ملکوں میں بھی اور دنیا میں بھی جماعت کا تعارف مزید بڑھ رہا ہے۔ یہ اللہ کی تقدیر ہے کہ مخالف جو حربہ بھی استعمال کرے گا خدا تعالیٰ اس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو مزید دنیا میں پھیلانے اور آپ کی عزت کے سامان پیدا کر دے گا اور کر دیتا ہے۔ افراد جماعت کو بعض دفعہ جائیداد کی پامال کی یا جان کی قربانی دینی پڑتی ہے لیکن یہ قربانی کبھی ضائع نہیں جاتی۔ یہی قربانی کرنے والے اللہ کے فضلوں کے وارث بنتے ہیں اور جماعتی طور پر اللہ تعالیٰ مزید فضلوں کے سامان پیدا فرما دیتا ہے۔

فرمایا: اخبارات نے اس حوالے سے جماعت کا خوب تعارف کروایا اور ہمارے امریکہ کے جلسہ کی اخباروں اور میڈیا نے خبریں دیں۔ نمائندے شامل ہوئے اور کوریج کی اور بغیر کانٹ چھانٹ کے میرا انٹرویو بھی شائع کیا۔ فرمایا: ۲۲ اخبارات، ریڈیو، ٹی وی سٹیشنوں نے خبریں دیں۔ اللہ تعالیٰ نے جماعتی تعارف کا ایسا انتظام فرمایا کہ جماعت اپنی طرف سے نہ کر سکتی ہر دیکھنے والی آنکھ دیکھتی ہے اور ہر شخص اس بات کو محسوس کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی تائیدات فرما رہا ہے۔ امریکہ میں ایک ریسیپشن تھی جس میں قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے حوالے سے جہاد کی حقیقت کو بیان کیا۔ اللہ کے فضل سے ان سب لوگوں پر اس کا بہت اچھا اثر ہوا۔ مختلف لوگوں نے اظہار کیا کہ آج ہمیں نئی باتیں پتہ چلی ہیں اصل میں تو کوئی نئی چیزیں نہیں ہیں۔ قرآن مجید و حدیث کے اسوہ کا حقیقی رخ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں دکھایا جس کو آج کل کے ملاں غلط رنگ دے کر اسلام کی بدنامی کا باعث بنا رہے ہیں۔

فرمایا: جماعت احمدیہ امریکہ کا جلسہ بھی اللہ کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ تمام انتظامات ایک چھت کے نیچے ہو گئے۔ ایک نمائش خلافت جوبلی کے حوالے سے لگائی گئی۔ جو انفرادی حیثیت رکھتی تھی۔

امریکہ میں میرا پہلا اور خلیفۂ وقت کا دس سال بعد دورہ تھا ایک نئی نسل تیار ہوئی ہے۔ اللہ کے فضل سے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں میں جماعت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق ہے خلافت کے ساتھ پوری وابستگی

باقی صفحہ نمبر 6 پر ملاحظہ فرمائیں